

## SENATE OF PAKISTAN

### SENATE DEBATES

Friday, October 09, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at half past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

-----  
*Recitation from the Holy Quran*  
-----

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

والذین امنوا بالله و رسله اولئک ہم الصدیقون والشهداء عند ربهم لهم اجرهم و نورهم والذین کفروا و کذبوا بآیتنا اولئک اصحاب الجحیم ۝ اعلموا انما الحیوة الدنیا لعب و لهو و زینة و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال و الاولاد کمثل غیث اعجب الکفار نباته ثم یهیج فترهه مصفرا ثم یکون حطاما و فی الاخرة عذاب شدید و مغفرة من الله و رضوان وما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور ۝

ترجمہ: اور جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے یہی اپنے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے ان (کے اعمال) کا صلہ ہو گا اور ان (کے ایمان) کی روشنی۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو بھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں۔ جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل

اور تماشہ اور زینت (و آرائش) اور تمہارے آپس میں فخر (و ستائش) اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب (و خواہش) ہے (اسکی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ (اس سے کھیتی اگتی اور) کانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر (اسے دیکھنے والے) تو اسکو دیکھتا ہے کہ (پک کر) زرد پڑ جاتی ہے پھر چورا چورا ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں (کافروں کے لئے) عذاب شدید ہے۔ اور (مومنوں کے لئے) خدا کی طرف سے بخش اور خوشنودی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے۔

## QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question Hour. Q. No.71, Khuda-i- Noor Sahib.

71. \* Mr. Khuda-i-Noor: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that four wide body planes of PIA have been grounded at Karachi airport, if so, its details and the loss suffered by the P.I.A. on this account; and

(b) the steps taken by the Government for their rehabilitation/disposal?

Minister Incharge for Defence: (a) Yes. There are 3 Airbus A-300 aircraft and one B-747 aircraft in scheduled maintenance. Out of 3 airbus A-300 aircraft, one is due for base check, second is due for mid-base check and the third one is for No.2 engine change after completing the scheduled flying hours. Whereas B-747 aircraft is under C-check.

The aircraft are grounded for various checks as per the schedule given as under:-

1. On A-300 aircraft base check is carried out after 24,000 flying

hours.

2. On A-300 aircraft mid-base check is carried out after 12,600 flying hours.
3. On A-300 aircraft engine is changed after 1200 to 1400 cycles.
4. On B-747 aircraft C-check is carried out after 4400 flying hours.

Groundings of aircraft for maintenance, scheduled or unscheduled, is mandatory to ensure their airworthiness. The aircraft are so scheduled for maintenance checks, that the credibility of the operational schedule is not affected.

(b) Spare parts supply to the airline is a continuous process and PIA is receiving spares from its vendors as per requirements. There were some problems with a few vendors in the post May 28, 1998 scenario which have been resolved and the operations of the airline have not been affected by any manner.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب والا! پی آئی اے کے متعلق بہت سی باتیں کی جاتی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں corruption اس حد تک ہو چکی ہے کہ منافع بخش ادارہ ہونے کے باوجود اس میں بین الاقوامی سطح پر مقابلہ کرنے کی سکت بھی نہیں رہی ہے۔ یہ ملک کے اندر بھی دوسرے اداروں سے compete نہیں کر سکتا۔ اس کا شیڈول ٹائم بھی خراب ہے۔ آج کل تو لوگ دو دو، تین تین گھنٹے تک انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اور ایئرپورٹس کی حالت خستہ ہے اور سہولتیں بھی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں corruption بہت زیادہ ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ PIA ایک نفع بخش ادارہ ہونے کے باوجود اب تباہی کے کنارے آکھڑا ہوا ہے۔ صرف ملازمین کو نکالنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ سوال یہ ہے کہ آپ اس کی تمام خرابیاں جن کی وجہ سے یہ تباہی کے کنارے پہنچ گیا ہے ان کو کب درست کریں گے۔

Mr. Chairman: I wonder how you will answer this question?

جناب شاہد خاقان عباسی، جناب! اس کے لئے پوری discussion ہونی چاہیے۔

میں حاضر ہوں۔ کسی وقت بھی آپ rules کے تحت اس پر discussion کرا سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین، ڈاکٹر صاحب، یہ تو بہت broad policy issue ہے کہ corruption بھی ہے۔ خرابیاں بھی ہیں۔ سوال تو یہ ہوتا ہے کہ آپ کوئی خاص information لینا چاہیں۔ اب یہ تو بہت بڑا issue ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جناب! میں نے عرض کیا کہ ہماز گراؤنڈ ہو جاتے ہیں۔ کبھی schedule کا مسئلہ ہوتا ہے، over timing کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئر مین، ڈاکٹر صاحب، اس کے اوپر ایک باقاعدہ discussion ہونی چاہیے۔ یعنی اس سوال کا جواب کیا آ سکتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جناب! اس طرح کا جواب تو ہمیں مل جائے کہ یہ کچھ کرنے جا رہے ہیں۔ اپنی ترجیحات تو بتائیں۔

جناب چیئر مین، اجماعی آپ کیا کرنے جا رہے ہیں؟

جناب شاہد خاقان عباسی، جی کچھ کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین، جی وہ کہتے ہیں کہ ہم کچھ کرنے جا رہے ہیں۔ جی خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور، جناب! میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ ایک دن نہیں، دو دن نہیں، تین دن نہیں، تقریباً دو مہینے سے یہ چار جہاز گراؤنڈ ہیں۔ ان میں تین airbus ہیں اور ایک بوئنگ۔ جناب والا! اصل بات یہ ہے کہ ایک تو ہمارا ہر ادارہ خسارے میں جا رہا ہے۔ کیوں جا رہا ہے۔ وجہ یہی ہے۔ کیا آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ کیا آپ کو باہر سے پرزے نہیں مل رہے۔ اور اگر نہیں مل رہے تو کیوں نہیں مل رہے۔ اتنے شاہانہ ٹھاٹھ سے آپ لوگ اپنے دفتروں میں بیٹھتے ہیں، اتنے بڑے بڑے آفسیروز ہیں وہاں پر، یہ سب خرچ ان پر ہو رہا ہے۔ میں ان سے یہی کہتا ہوں کہ آخر یہ جہاز دو تین مہینے سے کھڑے ہیں تو کیوں کھڑے ہیں۔ کیا اس سے پاکستان کا نقصان نہیں۔ قوم کا نقصان نہیں اور یہ نقصان یہ برداشت کر لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ اگر کھڑے ہیں تو کھڑے رہیں۔ میں یہ کہتا ہوں آخر یہ کب تک کھڑے رہیں گے۔ اور یہ پرزے کیوں نہیں آ رہے ہیں۔ آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں یا وہ ویسے ہی نہیں دے رہے

آپ کو؟

جناب چیئرمین، جی شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی، جناب! جہازوں کو گراؤنڈ کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک routine کی بات ہے۔ جو airline بھی ہو، چاہے پی آئی اے ہو یا کوئی اور ہو اس کے کچھ نہ کچھ جہاز گراؤنڈ رستے ہیں maintenance کے لئے۔ چاہے وہ schedule maintenance ہو یا unschedule maintenance ہو۔ ہمارے بھی جہاز گراؤنڈ ہوتے ہیں۔ کسی دن چھ ہوتے ہیں، کسی دن سات ہوتے ہیں۔ کبھی چار ہوتے ہیں۔ کبھی تین ہوتے ہیں۔ یہ ایک سلسلہ ہے جو جاری رہتا ہے۔ کیونکہ جہازوں کو airworthiness requirement کے مطابق گراؤنڈ کر کے ان کی maintenance کرنی پڑتی ہے۔ اس میں کوئی revenue loss کوئی operational کمی واقع نہیں ہوتی جس سے نقصان پہنچتا ہو۔

جناب چیئرمین، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کافی عرصے سے گراؤنڈ ہیں۔

جناب شاہد خاقان عباسی، جناب کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اگر آج ایک جہاز گراؤنڈ ہے تو کل دوسرا ہو جاتا ہے۔ وہ fly کرتے رستے ہیں۔

جناب خدائے نور، جناب یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ یعنی چار جہاز تین مہینے سے کھڑے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں نقصان نہیں ہو رہا۔

جناب شاہد خاقان عباسی، جناب گزارش یہ ہے کہ کسی بھی ائیرلائن کے سارے جہاز ایک وقت میں نہیں اڑتے۔ ہمیشہ اس طرح ہوتا ہے کہ جہازوں کو گراؤنڈ کر کے ان کو maintain کیا جاتا ہے۔ تو ہمیشہ کچھ نہ کچھ percentage of fleet ground رہتی ہے۔ بلکہ چار سے اکثر زیادہ ہوتی ہے۔ چار تو اس لحاظ سے کم ہیں۔

جناب چیئرمین، جی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ جہاز گراؤنڈ پہ خرابی کی وجہ سے کھڑے کئے گئے ہیں۔ ان کے کھڑے ہونے کے بعد آیا PIA کی فلائٹس جو اکثر لیٹ ہوتی ہے ان کو cover کرنے کے لئے چیئرمین صاحب نے کیا اقدامات

کئے ہیں؛ اور خاص طور پر ایک وقت ایسا تھا کہ PIA دنیا کی نمبر 1 ایئر لائنوں میں شمار ہوتی تھی۔ اب دن بدن اس کی ساکھ خراب ہو رہی ہے۔ اس کے لئے ہمارے چیئرمین صاحب فرمائیں کہ انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں اور ہمارے ایئر پورٹس کی جو حالت ہے اس بارے میں کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب شاہد خاقان عباسی، جناب! یہ پھر لمبی discussion ہے۔ اگر یہ اس کو debate کرنا چاہتے ہیں تو اس پہ ہاؤس میں debate ہو سکتی ہے۔ جو اقدامات کئے جا رہے ہیں وہ ان کے سامنے ہیں۔ اور ایئر پورٹس کی حالت کا تعلق سول ایوی ایشن اتھارٹی سے ہے تو کسی وقت بھی اگر ان کو بلا لیں اور یہ بات ان سے پوچھی جاسکتی ہے۔

جناب چیئرمین، جی جناب سیف اللہ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ، ہمارے colleague نے بالکل صحیح فرمایا کہ PIA ایک زمانے میں بہت اچھی تھی کہ سگاپور ایئر لائن اور امارات ایئر لائن کو بھی انہوں نے ٹریننگ دی جو آج دنیا کی بہترین ایئر لائنوں میں گنی جاتی ہیں۔ اور PIA اتنی بری ہے جناب آپ کو یاد ہوگا جب ہم آسٹریلیا سے واپس آ رہے تھے تو آپ کے delegates نے کہا کہ ہم کسی قیمت پر بھی PIA میں سفر نہیں کریں گے۔ تو یہ کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں اس کی performance کو improve کرنے کے لئے؟

جناب شاہد خاقان عباسی، جی میں نے گزارش کی ہے کہ یہ جو اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں کچھ اگے سوالات میں ان کے جوابات ہیں۔ لیکن اگر وہ اس کا جواب چاہتے ہیں تو ایک debate کی ضرورت ہے۔ جو وہ ہاؤس میں کروا لیں۔ میں تیار ہوں debate کے لئے آج ہی کروا لیں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ لیکن ان کے سوالات specific ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین، جی ایساں بلور صاحب۔

جناب ایساں احمد بلور، جناب میں محترم عباسی صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، جب Question Hour ہوتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ debate ہو

جانے ، debate کا کوئی طریقہ تو ہونا۔

جناب الیاس احمد بلوڑ : یہ ٹھیک ہے جی کہ جہازوں کو repair کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔ اس کے بغیر فلائٹس نہیں ہو سکتیں۔ میں honourable چیئرمین صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں اور ہمارے پاس spare parts وغیرہ کی کمی ہے۔ This is very important question۔

جناب شاہد خاقان عباسی ، جی بالکل۔ This is a very good question۔ جناب Foreign Exchange کی جو requirements ہیں جو ہماری بنک کی LCs accept نہیں کی جاتیں باہر۔ ہمیں اس سے problem ضرور ہوا ہے۔ We will resolve this problem and spare parts are being delivered and the aircrafts are being repaired۔

جناب چیئرمین ، جی جناب شیخ رفیق صاحب۔

جناب شیخ رفیق احمد ، جی 300 aircrafts کا یہاں ذکر ہے۔ یہ ہمارے پاس کل

کتنے ہیں؟ What is the relation of these three aircrafts with the other 300 aircrafts?

جناب شاہد خاقان عباسی ، جناب یہ ہمارے پاس 300 airbuses and aircrafts ہیں۔ وہ Normally جو شیڈول ہوتا ہے جو ایئر لائن کا شیڈول ہے ان جہازوں کے لئے وہ چھ یا سات جہازوں پر بنایا جاتا ہے۔ دو ، تین یا چار جہاز گراؤنڈ پر رستے ہیں routine maintenance کے لئے۔

جناب چیئرمین ، جی قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ ، جناب last two lines میں کہ ۲۸ مئی کے بعد ہمیں کچھ problems ہوئے اور میں پوچھتا ہوں کہ ان کو Foreign Exchange کی کافی کمی ہے جس کی وجہ سے سٹیئر پارٹس نہیں لے سکے ہیں دوسرا یہ کہ عام طور پر کتنا وقت گراؤنڈ کرتے ہیں aeroplane کو۔ اور ابھی کتنے وقت سے وہ گراؤنڈ کئے ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین ، جی شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی ، جناب یہ vary کرتا ہے کہ آپ کس قسم کا چیک کر

رہے ہیں۔ ایک routine چیک ہوتا ہے۔ Line maintenance کی requirements ہوتی ہیں۔ وہ چند گھنٹے کے لئے بھی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے کچھ جہازوں کی modification جو mandatory requirement ہے وہ ہو رہی ہے۔ وہ چھ ہفتے کا process ہے۔ آٹھ ہفتے کی چیک بھی ہوتی ہیں۔ یہ vary کرتا ہے کہ آپ کس قسم کا چیک جہاز کی life کی کونسی stage پہ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، یہ جہاز کتنے عرصے سے grounded ہیں؟

جناب شاہد خاقان عباسی: یہ vary کرتے ہیں جی۔ آج ایک grounded ہے کل دوسرا grounded ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں آپ ان چاروں کا جادیں یہ جو چار ہیں۔

جناب شاہد خاقان عباسی: میں نے ذکر کیا ہے کہ ایک 747 جو ہے اپنے see check میں ہے۔ وہ دو ہفتے بعد فلٹی کرنا شروع کر دے گا۔ اس کو تقریباً تین ہفتے ہو گئے ہیں۔

Mr. Chairman: Next question No.72, Dr. Safdar Ali Abbasi Sahib.

Yes, please Raja Nadir Pervaiz.

Raja Nadir Pervaiz: Sir, I have been given the responsibility to answer the Railways questions. Sir, I am required even in the National Assembly for a very important business today.

میرے سوال اس سوال کے بعد لے لیں۔ یہ آخر میں ہیں جناب 77,78 and 79 یہ پہلے لے لیں اور مجھے فارغ کر دیں۔ تینوں اکٹھے سوال ہیں Sir I shall be grateful,

Mr. Chairman: Right. We will get it done.

جاوید عباسی صاحب، پہلے آپ کے نہ کر لیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب میں سوالات کے جوابات سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین، وہ مطمئن ہیں۔ تو فارغ کر دیں ان کو۔

حاجی جاوید اقبال عباسی، جی فارغ کر دیں۔

Mr. Chairman: O.K. Dr. Safdar Ali Abbasi Sahib, No.72.

72. \*Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that PIA has appointed a consulting firm to improve its performance, if so, the terms and conditions for this consultancy?

Minister Incharge for Defence: Yes. After careful consideration and deliberation on PIAC's business processes and practices, and inadequate I. T. (Information Technology) computer systems, it was decided by the PIAC Board of Directors that external expertise be inducted to bring PIAC's operations in line with industry best practices. All the major players in the business, some existing suppliers, and companies who had been making various proposals and presentations to PIAC for over a year, thus having a clear understanding of the issues, were invited to respond to a formal tender document. This included IBM, SITA, SH&E, ATRAXIS (Swissair), SABRE Group (American Airlines), Speeding British Airways, Deloitte Touche, Siemens, Arthur D. Little and Arthur Andersen. The Sabre Group, in partnership with Speedwing, was awarded the contract to provide a complete turn around solution for PIAC after 5 months of deliberation and evaluation. The contract is in two parts with different mechanisms for implementation and payment, one relates to consulting services and the other to managing information technology services. The process was kept as transparent as possible and the best possible combination of industry leaders were selected to provide the services.

2. The Information Technology services part of the contract, the final details of which are still under negotiation, is based on a discount over the current PIA spending on Information Technology Services including Personnel,

Systems Operations, Communication Costs, and maintenance cost. The net effect will be that PIA will be spending less than what it is spending today on Information Technology Services while having state-of-the art Reservation, Departure Control, and other airline systems which need major upgrades to comply with PIA' requirements. The real savings anticipated is between US\$3 to US \$5 million per year without any investment by PIA.

3. The Sabre Group will provide an extensive range of consultancy services to PIAC in areas of operations including business process re-engineering, customer services, engineering, financial systems, marketing planning and scheduling. The services will consist of on-site personnel and technical support from Sabre Group's base facilities, Sabre Group has also associated Speeding, the consulting affiliates of British Airways, in this effort. The consultancy teams will advise and assist the PIAC Management in implementing industry practices in PIAC operations. The objective of the effort is to improve PIAC's product, enhance financial performance, and guarantee adequate surplus cash flow to sustain operations, and PIAC's fleet replacement program. To achieve the objectives and assign responsibility, each functional area will be provided with clearly defined deliverables and a specified time frame for implementation.

4. The payment for this work is on a risk/reward sharing basis according to an established formula. A fixed consulting fee of US \$ 300,000 will be paid for a period of 9 months which will be adjusted fully against the reward payments. This fee covers a portion of Sabre's upfront costs and the risk of working in the current environment in Pakistan. The reward payments are based on a percentage of the excess revenues earned or costs reduced beyond defined baselines. These baselines are PIAC's audited annual financial statements

modified to insure that payments are made only for efforts resulting in tangible achievements.

Mr. Chairman: Supplementary question?

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, I would like to invite the attention of Mr. Chairman, Khaqan Abbasi Sahib, to the 8th line of his answer, "thus having a clear understanding of the issues, were invited to respond to a formal tender document. This included IBM, SITA, SH&E, ATRAXIS (Swissair), SABRE Group, Speedwing, Deloitte Touche, Siemens, Arthur D. Little and Arthur Anderson. The Sabre Group in partnership with Speedwing was awarded the contract, to provide a complete turn around solution for PIAC after 5 months of deliberation and evaluation." Sir, from this it is not told that the formal tender document from whom they were invited, but who were the companies who participated in the actual tender. Then Sir, once this tender was granted to Sabre during the fixed consulting fee is about 300 thousand dollars but in the last four lines of his reply, he says "The reward payments are based on a percentage of the access revenues earned or costs reduced beyond defined baselines". So, what is the percentage that the PIA is going to give to the Sabre? I have two questions, who participated formally in the tender and another what is the percentage of this reward payment to be given to the Sabre?

Mr. Chairman: Shahid Khaqan Abbasi Sahib.

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Sir, I think about 10 companies, seven did participate and the Sabre Group, who had partnership with Speedwing, who is also one of the competitors, they were awarded contract. The fixed fee which is 300 thousand dollars per month for 9 months which comes out to be

about 7 million dollars, will be adjusted against the reward payment. What we have done is that we have credited a baseline for PIA's own revenues in dollar terms. PIA's revenues have been static. So, we exactly do not know what are the dollar revenues today and what they will be in the next 3 or 4 years. So, we established that as a baseline and if there are revenues which exceeded that baseline then these people will share in those revenues according to a certain formula. The formula escalates according to the amount that is exceeded above the baseline. It increases from 3 to 11 per cent and this 2.7 million dollars payment will be adjusted against that amount. So, the first 2.7 million will now be paid to the company, if we adjusted against the reward payments and then the balance amount will be paid from the next 3 years.

Mr. Chairman: Safdar Abbasi Sahib.

Dr. Safdar Ali Abbasi: Then my question to the Chairman is that what would be the percentage of the reward that is going to be given to Sabre and how does that increase? He says that it increases proportionally from 3-11 per cent. So, what is the baseline?

baseline اگر ہمیں بتادیں تو  
then I think it will be easy for us to calculate that as to how it increases from 3 to 11 per cent. I think without giving the baseline, their reply would not be clear.

Mr. Chairman: Shahid Khaqan Abbasi Sahib.

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Sir, the written answer is very clear. The baselines of PIAC are as it is. There are our external auditors. Annual Financial Statements which clearly state what our revenues are? That is the established baseline and we adjusted every year against the previous years

revenues.

No. 2 the reward payment is only when the revenue baselines are exceeded. They are only paid if those baselines are exceeded and that formula is based on escalating percentage going from 3 to 11% as the revenue increases. This is the basis of the reward payments.

Mr. Chairman: Base line.....

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Baseline is written here also. Let me say again.

ڈاکٹر صدر علی عباسی - کہاں پر ہے جناب؟

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Last line

جناب شاہد خاقان عباسی - میں پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین - جی پڑھ دیں۔

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: These base lines are PIAC's audited annual financial statements, not home audited by external auditors modified to ensure that payments are made only for efforts resulting in tangible achievements.

مطلب یہ ہے کہ ہم نے کوئی سامان بیچ دیا یا ہماری efforts سے کوئی extra revenue آ گیا تو وہ include نہیں ہو گا۔ only the revenues that they worked over and achieved will be \*\*\*

جناب چیئرمین - جی جناب عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ - جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو کنسلٹنٹ انہوں نے

appoint کیا ہے - کیا یہ جا سکیں گے کہ اس کے تقرر سے پی آئی اے کے ریویو میں کتنا

\*\*\*\* الحاظ محکم چیئرمین حذف کر دیئے گئے)

اضافہ ہوگا۔ اور دنیا کے دوسرے اداروں کے مقابلے میں اس کی کیا پوزیشن ہوگی نیز دنیا کے دوسرے اداروں سے بہتر بنانے کے لئے اس فرم کا کیا کردار ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ جی خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جناب گزارش یہ ہے کہ کینسلٹنٹ وہ نہیں ہیں جو رپورٹ لکھ کر پٹے جاتے ہیں۔ یہ actually موقع پر کام کریں گے اور results achieve کریں گے۔ اس لئے اگر آپ کے revenues میں increase ہوتا ہے جو کہ expected ہے۔ اور ٹوٹل تخمینہ یہ ہے کہ 10% revenues پہلے سال بڑھیں گے۔ - 70 to 80 which means around 70 to 80 million dollars for the first fiscal year اور یہی ایک turn around plan کا حصہ ہے۔ اگر ہم نے پی آئی اے کو بہتر کرنا ہے آپ ریونیوز اسی وقت کمائیں گے جب آپ کا product اچھا ہوگا آپ بہتر سروس provide کر سکیں گے اور مارکیٹ میں competitive ہوں گے تو یہی concept ہے جس کے تحت یہ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے پہلے بھی سوال کیا تھا اس کا جواب بھی یہی ہے this is part of turn around solution of PIA جس سے پی آئی اے competitive بھی ہوگی اور بہتر اثر لائن بن پائے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب بلور صاحب۔

جناب ایلیاس احمد بلور۔ جناب انہوں نے نوے ملین ڈالر increase ریونیو میں ہونے کا کہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو تین سو ہزار ڈالر کا ان کو کنٹریکٹ دیا گیا ہے۔ اسکا مطلب ہے 80 million dollars or 70 million dollars کا اگر ہمارا ریونیو بڑھے گا اس میں دس یا پندرہ فیصد وہ لیں گے۔ - this is a very big amount. So what services they are givin and why the PIA staff is kept so heavily? یا تو اپنے سٹاف کو reduce کریں۔ دیکھیں ناں آپ اتنا پیسہ اپنے ریونیو میں سے نکال کر دیں گے continuously they will be taking money from us in the shape of dollars. So this is very much unfair, sir. I don't think that this is feasible project, to have consultants? اس ملک کے ساتھ جو حکم ہوا ہے وہ یہی ہے کہ ہر چیز میں جو consultancy آتی ہے جتنا بھی ورلڈ بینک ہمیں پیسہ دیتا ہے آدھے سے زیادہ وہ consultancy میں واپس لیجاتا ہے۔ اگر وہ کنسلٹنٹ ہی رکھتا ہے تو آپ لوگ کس لئے ہیں

بھر سارے بھٹی کریں۔

جناب شاہد خاقان عباسی - جناب کچھ misconception ہے - میں نے پہلے بھی clear کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ consultants reports نہیں لکھیں گے results کو achieve کریں گے۔ ہمارے اپنے financial plans میں یہ calculations کی گئی تھی کہ ہمارے اتنے ریونیوز ہوں گے - اس سے زیادہ ہم اپنی efforts سے نہیں کر سکتے۔ اور سابقہ جو ہمارا ریکارڈ ہے وہ بھی جیسی جاتا ہے اب ان سے جو agreement ہوا ہے کہ اگر ہم اس revenue base کو ان کی efforts سے exceed کر لیں تو اس کا ایک چھوٹا حصہ ان کو دیا جائے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین - وہ ریونیو بنیاد کیا ہے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین - نہیں وہ تو ہو گیا لیکن ریونیو کی بنیاد کیا ہے؟

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: I have told sir, very clearly

جناب چیئرمین - یعنی ان کا یہ کہنا ہے کہ 800 million dollars is what we earn and we have been earning for some period of time سے ہم آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔ what he is saying is کہ جتنا اس سے آگے بڑھیں گے اس پر ان کو طے گا 3 to 11% discretionary powers ہیں یا تو یہ پانچ پرسنٹ ہو یا تین پرسنٹ۔

جناب چیئرمین - No. What I'm assuming is کہ وہاں لکھا ہو گا کہ آپ اتنا achieve کریں گے تو 3% زیادہ تو 4% اتنا کریں گے تو 10% یہ ہو گا۔ یہ نہیں کہ جو مرضی کر دو۔ I have assumed it کیوں جی؟ - is that correct -

جناب شاہد خاقان عباسی - جی یہ incitement contract ہوتے ہیں کہ اگر آپ نے پہلا سٹیج ملین increase کیا اس پر آپ کو 3% طے گا اگر آپ سو ملین increase کرتے ہیں تو 5% طے گا تو سر وہ vary کرتا ہے کہ کتنا increase کرے گا۔ above your base line پہلے 8 ملین پر کچھ نہیں طے گا۔

جناب چیئرمین - next question - 73 صدر عباسی صاحب -

73. \*Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Defence be pleased to state:

- (a) the number and type of aircrafts in the PIA fleet; and  
(b) the number of aircrafts grounded since January 1998 indicating also the number of hours of operation and the reasons for grounding these aircrafts, separately?

Minister Incharge for Defence: (a) The number and type of aircraft in the PIA fleet is given below:

Type of Aircraft	Number
B-747-200	8
A-300-B4	10
A-310-300	6
B-737-300	6
B-707(Freighter)	2
F-27(Fokker)	13
Twin Otter (DHC-6)	2
Total:	47

(b) No aircraft is grounded/out of operation since January, 1998. However, four aircraft were under normal scheduled maintenance and modification incorporation to meet mandatory airworthiness requirements, which is a normal practice in the Aviation Industry.

ڈاکٹر صدر علی عباسی - جناب پہلے question پر حاجی جاوید صاحب نے بھی کچھ تھوڑا سا پوچھا تھا - لیکن میں دوبارہ جناب چیئرمین صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ B

Pak میں وہ یہ کہتے ہیں کہ However, four aircrafts were under normal scheduled maintenance جو پہلے وہی ہے۔ جناب اس سے ہمارا جو نارمل فلائٹ شیڈول ہے۔ یعنی میں جو سمجھتا ہوں If I'm wrong he may correct me. کہ اپریل اور اکتوبر میں یہ شیڈول آتے ہیں PIA کے summer Schedule اور winter Schedule تو ان میں جتنے بھی ایئرکرافٹ گراؤنڈ ہوئے ہیں۔ whether even for maintenance purposes۔ اپنی آئی اے کا اپنا فلائٹ شیڈول کتنا متاثر ہوا ہے۔ چاہے انٹرنیشنل ہو یا Domestic ہو۔

جناب چیئرمین۔ شاہد خاقان عباسی۔

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جناب ہمارا فلائٹ شیڈول بالکل متاثر نہیں ہوا۔ بلکہ اکتوبر سے ہم نے جو adjustments کی ہیں ان کنسلٹینٹ کے ساتھ مل کر، ان کی اپنی expertise تھیں، کچھ ہم نے اپنی کوشش کی ہے۔ تو اکتوبر سے ہمارا Operating Schedule ہے وہ بھی maintain ہو گا We will and we will have two extra aircrafts available to us. We will be able to take two aircrafts out to mount extra capacity or to go to new destination. This is the effect of the work so far.

جناب چیئرمین۔ جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! ان سے میرا یہ سلیمنٹری سوال ہے جو F-27 فوکر 13 جہاز ہیں۔ یہ بہت پرانے ہو چکے ہیں۔ ان کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے۔ ان کے متبادل کوئی دوسرے تے جہاز خریدنے کا ارادہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی شاہد خاقان صاحب۔ جی واقعی بہت پرانے ہو گئے ہیں۔

جناب شاہد خاقان عباسی۔ ہم اس کو سٹڈی کر رہے ہیں۔ لیکن گزارش یہ جناب کہ یہ سوئٹل سیکنڈ روٹ پر چلتے ہیں جہاں پر نیا جہاز پی آئی اے sustain نہیں کر سکتا۔ اب حکومت نے تی لبرل ایوی ایشن پالیسی بنائی ہے۔ جس میں انہوں نے تمام ایئر لائنز جو پاکستان میں آپریٹ کر رہی ہیں۔ اور نئے آپریٹرز کو اجازت دی ہے کہ وہ ان روٹس پر فلائٹس چلا سکیں۔ تو پی آئی اے کی کوئی اب اس میں monopoly نہیں ہے۔ ہر ایک کو اجازت ہے کہ وہ یہاں پر فلائٹ کر سکے۔ لیکن fares اتنے کم ہیں کہ کوئی بھی یہاں پر آپریٹس کو sustain

نہیں کر سکتا۔ یہ جہاز پرانے تو ضرور ہیں لیکن آپ کو حیرت ہو گی سن کر کے کہ 95% regularity سے فوکر آپریٹ کرتا ہے پی آئی اے کا جو آج نہیں پچھلے کئی سالوں سے۔

جناب چیئرمین۔ اور سیٹھی کا کیا حال ہے جی۔

جناب شاہد خاقان عباسی۔ سیٹھی کا جی بالکل safe جہاز ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب صدر عباسی صاحب کا سوال ہے جی یہ پوچھ لیں پہلے۔

ڈاکٹر صدر علی عباسی۔ جناب انہوں نے figures دیئے ہیں۔ ماشاء اللہ capable

آدمی بھی ہیں۔ اپنے جاب بھی ٹھیک جلتے ہیں۔ لیکن اگر آپ پچھلے تین مہینے سے مختلف اخباری رپورٹس پڑھیں تو جناب انٹرنیشنل جتنے بھی ہمارے جو آپریشن ہیں ان کا بالکل بیڑا خرق ہو چکا ہے۔ کبھی پیرس میں جہاز ان کا کھڑا ہوتا ہے۔ دو دو تین تین دن اور ہانگ کے لیے کوئی نہ کوئی گراؤنڈ ہو جاتا ہے۔ کبھی جہاز اڑتا ہے لندن انٹیرپورٹ سے اور اس کو واپس اتارنا پڑتا ہے دوبارہ کہ اس میں کوئی نہ کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ کبھی ان کو نیویارک میں پراہم ہوتی ہے۔ اس کی ان کو بہت extra cost بھی دینا پڑتی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ جناب یہ انٹرنیشنل جو کم از کم روٹس ہیں یہ ہمارے جہاز جو ہیں یہ آٹھ دس گھنٹے جب کر لیتے ہیں ایک continuous flight میں تو اس میں انہیں definite پراہم پیدا ہوتا ہے۔ تو میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ آیا ابھی ہمارے جہاز اتنے بڑے روٹس پر چلنے کے صحیح طرح قابل بھی رہے ہیں اور اگر نہیں رہے ہیں تو ان کے لیے کیا کر رہے ہیں، چیئرمین صاحب، سپلیمنٹ ایر کرافٹ کے بارے میں۔ کیوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ انٹرنیشنل آپریشن جو کہ ہماری کافی earning operation ہے لیکن یہ جہازوں کی خرابی کی وجہ سے بے تحاشا پراہم ہو رہے ہیں اور آپ اخبارات پڑھتے ہوں گے اور اس میں جو اعتراضات اٹھائے ہیں بہت سیریس ہیں یہ رپورٹ بھی ہونے ہیں۔ میں جناب چیئرمین صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ وہ اس سلسلہ میں کیا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جناب گزارش یہ ہے کہ جہاز ایک مہینہ چیز ہے

خرابیاں ضرور پیدا ہوتی ہیں اور ان چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے اگر کہیں پر کوئی ایسا پراہم پیدا

ہو تو ہمیں جہاز کو گراؤنڈ کرنا پڑتا ہے اور یہ ایک روٹین بات ہے۔ پی آئی اے دن میں دو سو فلائٹس آپریٹ کرتا ہے۔ دنیا کی جو بہترین ایئر لائنز ہیں۔ ان کی بھی دس سے پندرہ فیصد فلائٹس delay ہوتی ہیں کسی technical وجہ سے یا کسی operational وجہ سے تو پی آئی اے بھی انہی standards کے مطابق operate کرتا ہے۔ ہمارا بڑا extended operation ہے spare جہاز available نہیں ہوتا۔ اگر ایک جہاز یہاں سے نیویارک جاتا ہے تو اس کا backup وہاں پر available نہیں ہوتا۔ یہاں پر ہوتا ہے۔ اس لئے اگر پیرس میں بھی جہاز میں خرابی پیدا ہو تو definitely وہاں پر ground کرنا پڑتا ہے۔ اگر ٹوکیو میں ہو تو وہاں پر ground کرنا پڑتا ہے، نیویارک میں ہو تو وہاں پر ground کرنا پڑتا ہے اور اس کو repair کرنا پڑتا ہے۔ اس کو repair کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ problems ضرور ہوتے ہیں لیکن as a percentage of total flight it is a very minor percentage اور یہ ہر ائر لائن کو ان چیزوں کا سامنا کرتا پڑتا ہے اور اس کے متبادل انتظام کرنے پڑتے ہیں جو کہ ہم کرتے ہیں۔ بد قسمتی سے یہ سب چیزیں اخباروں کی زینت ضرور بنتی ہیں اور بننی چاہئیں بھی کیونکہ یہ ایک public sector کا ادارہ ہے۔ ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ نیا fleet conduct کریں کیونکہ اس کا مستقل حل یہی fleet ہے چونکہ جب آپ کے جہازوں کی life زیادہ ہو گی تو اس میں خرابیوں کی expectancy یا ریشو definitely بڑھ جاتی ہے تو اس کا مستقل حل نیا fleet ہے جس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں اور اس کے لئے بنیادی جو requirement revenues ہیں جو اس نئی fleet کو sustain کر سکیں، جس کا میں نے پچھلے سوال میں ذکر کیا ہے۔

جناب چیئرمین - جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب والا! وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ یہ جو فوکر جہاز یہ safe ہیں۔ ہمیں اکثر موقع ملتا ہے جناب کوہڑ سے کمران ڈویژن جانے کے لئے اور via دالبنڈین جب ہم کسی جہاز پر جاتے ہیں تو میرے جیسے بہت مسافر وہاں ہوتے ہیں جو دعائیں مانگتے ہیں کہ خدا نا خواستہ یہ جناب کہیں گر نہ جائے۔ لوگ بچھیں مارتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہیں۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ ایک تو یہ ہمیں بتائیں کہ یہ جو فوکر ہے اس کی مشینری کا کوئی ٹائم ہوتا ہے، میعاد ہوتی ہے۔ کیا ان کو چلانے کی میعاد ختم نہیں ہوتی ہے، کیا

اس کا ٹھیکہ ہمارے لئے ہے۔ یعنی سب سے زیادہ flight چوتھے نمبر پر ہے تربت جناب پورے پاکستان میں 'اتنی flights ہیں اور ہمیں اس فوکر نے عذاب میں مبتلا کیا ہوا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ safe ہے۔

دوسری مصیبت آپ چیئر میں صاحب سٹیں 'سٹرکیں نہ ہونے کی وجہ سے مکران ڈویرن میں پی آئی اسے کا یہ سلسلہ شروع کیا گیا تھا جناب۔ یہ ایک رعایت تھی ان کے پاس۔ اب یہ ہر مہینے دو فیصد یا پانچ فیصد کرایہ بڑھاتے ہیں 'کوئی پتہ ہی نہیں ہے بجائی کہ یہ کرایہ مکران ڈویرن میں کیوں آپ بڑھا رہے ہیں پانچ فیصدی کرایہ۔ آپ حیران ہوں گے کہ بیمار لوگ نہیں لے جاتے ہیں۔ آپ نے تو یہ رعایت اس لئے دی تھی مکران ڈویرن کے لئے کہ وہاں روڈ نہیں ہیں 'سٹرکیں نہیں ہیں۔ اب یہ آپ نے ان کے لئے مصیبت کر دی ہے۔ وہ اس میں بیمار کو نہیں لے جاسکتے ہیں۔ اور ایسے over all جو کرایے بڑھ رہے ہیں ابھی جگہ وہ بھی بڑھتے ہیں لیکن پانچ فیصد ہر مہینے۔ مکران ڈویرن کے 'غریب لوگ' بیمار لوگ پہلے وہ دہنی سے کچھ مزدوری کر لاتے تھے 'اب وہ بھی ان کے پاس نہیں ہے۔ ایٹھاداری کے بات ہے۔ جہاز خالی جاتے ہیں جناب اور بیمار نہیں لے جاتے ہیں۔ راستے میں لوگ مر جاتے ہیں نہ کوئٹل روڈ ہے 'نہ گوادر رتو ڈیرو روڈ ہے' نہ تمب منجھ کراچی روڈ ہے۔ کوئی سہولت نہیں ہے۔ یہ جو ایک سہولت ہے اس میں بھی آپ نے کرائے بڑھا بڑھا کر ان کے لئے مصیبتیں پیدا کر دی ہیں اور جو تھوڑے بہت روزگار میں تھے وہ بھی نکل دیئے تو اس کی وجوہات بتائیں ہماری حالت کب آپ ٹھیک کریں گے؟

جناب چیئر مین۔ جی ان کی حالت کب ٹھیک کریں گے جی آپ؟

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جناب یہ بچکولے کھانے کا جہاز لے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک natural disturbance ہوا کے اندر ہوتی ہے خصوصاً جو desert کے علاقے ہوں 'پہاڑی علاقے ہوں' وہاں پر warm air rise کرتی ہے اور اس سے یہ disturbance پیدا ہوتی ہے جس سے لوگ خوفزدہ ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے آج تک کوئی جہاز adversely affect نہیں ہوا پی آئی اسے کا۔ وقتی تکلیف ضرور ہوتی ہے جس سے کچھ لوگ گھبراتے ہیں۔ دوسری جو بات ہے جی کرائے کے بارے میں۔ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ پی آئی اسے آج تک monopoly situation میں رہی ہے۔ کوئی بھی شخص یہاں operate کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پی آئی

اسے depreciated جہاز ہونے کے باوجود بھی یہاں پر loss میں operate کرتی ہے چونکہ اخراجات زیادہ ہیں اور جو کرائے ہیں وہ بڑے کم ہیں۔ اس میں حکومت کوئی subsidy provide نہیں کرتی اور یہ فوکر اپریشن پر تقریباً چالیس سے ساٹھ کروڑ کا نقصان پی آئی اے ہر سال خود absorb کرتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ایس بلور صاحب۔

جناب ایس احمد بلور۔ جناب والا! میں نہایت ادب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ٹھیک ہے کہ یہ تیرہ فوکر sorry - F 27 یہ سارے فوکر صرف بلوچستان اور سرحد ہی کے لئے ہیں ہمارے صوبے کے لئے، جناب لاہور سے پشاور فلائٹ ہے although it does not relate to this question لاہور سے اسلام آباد فلائٹ ہے، رات کو لاہور سے پشاور فلائٹ ہے جو فوکر ہے اور لاہور سے ملتان ہے 737 ہے sir the safest flight , I agree with the honourable chairman but the most uncomfortable plane most uncomfortable plane

اور جو flight timing ہیں، جناب اتنے گندے times ہمیں دیئے گئے ہیں، ہمارے صوبے کو، پشاور کو، ایک ہی ائروپورٹ ہے جو انٹرنیشنل ائروپورٹ ہے۔

جناب والا! سب سے خراب مائٹنگ، کراچی اور لاہور سے فلائٹ شام کو جاتی ہیں تو ساڑھے آٹھ بجے یا 8.40 پر وہاں سے چلتی ہے۔ جناب! 10.30 یا 11 بجے پشاور پہنچتی ہے۔ جناب! ہمیں فوکر ہی ملتے ہیں 737 کیوں نہیں ملتے۔ ہمیشہ 737 ملتان سے لاہور کو جاتے ہیں۔ ہمیں 737 کیوں نہیں ملتے۔

جناب چیئرمین۔ جی شاہد خاقان عباسی۔

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جناب والا! اس بارے میں کہ کون سا جہاز کس روٹ پر لگایا جائے۔ اس کا فیصلہ دو چیزوں پر ہوتا ہے۔ ایک تو infrastructure requirements ہیں۔ اگر کسی جگہ 737 لینڈ نہیں کر سکتا تو وہاں مجبوری سے صرف فوکر بھیجے جاتے ہیں اور فوکر پاکستان کے چاروں صوبوں میں operate کرتے ہیں صرف سرحد یا بلوچستان میں نہیں کرتے۔ پنجاب کے اندر بھی بڑے extensive operations ہیں اور سندھ کے اندر بھی۔ دوسری جو بات ہے کہ فوکر کون سے روٹ پر لگایا جاتا ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ مارکیٹنگ requirement کو دیکھ کر۔

انہوں نے پہلے لاہور اور پشاور کا ذکر کیا۔ وہاں پر ہم نے 737 لگوایا تھا لیکن اس پر خاطر خواہ demand نہیں تھی تو اب مجبوراً وہاں پر ہم نے اس کو down grade کر کے فوکر لگایا ہے۔ تو جہاں پر requirement ہو وہاں پر ہم بڑا جہاز لگا دیتے ہیں۔ اگر 737 کی ہو وہ لگ جائے گی، اگر requirement بس کی ہو تو وہ لگ جائے گی۔ اس میں ان چیزوں کو دیکھ کر مارکیٹ کیا ہے، requirement کیا ہے اس بنا پر یہ فیصلے لکھے جاتے ہیں۔

Mr. Chairman: Next question is No.74, Iqbal Haider Sahib.

74. \*Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Defence be pleased to state the amount of salary, allowances, facilities and fringe benefits, being paid/granted to the Chairman, Managing Director, Directors of the Board and Executive Directors of Pakistan International Airlines(PIA)?

Minister Incharge for Defence: The salary, allowances, facilities and fringe benefits, allowed to Chairman, Managing Director, Directors of PIAC Board and Directors of PIAC, are as per Annexures given below:-

(a)	Chairman, PIAC	Annex-I
(b)	Managing Director, PIAC	Annex-II
(c)	Directors of PIAC	Annex-III
(d)	Directors of PIAC Board	Annex-IV.

Annexure-I

#### PERKS AND BENEFITS FOR CHAIRMAN, PIAC

##### 1. Pay Scale.

- (i) On deputation pay is fixed in accordance with LPC in Management Grade-I.
- (ii) On Contract pay is fixed in Management Grade-I.
- (iii) For a PIA permanent employee as per applicable Scale subject to the approval of the Federal Government.

2. Res. Rental/Accom-Allowance. Not exceeding Rs.45,000 p.m. in case of hired rental accommodation.  
Not exceeding Rs.35,000 p.m. in case of occupying/living in own accommodation. Annual expenditure for maintenance of the house not exceeding three months, rental or accommodation allowance.
3. Furnishing. Furnishing of the house upto maximum limit of Rs. one million including Airconditioners, Deep Freezer, Refrigerator, etc. etc.
4. Entt. Allowance (Non-Accountable). Rs.3,000 p.m.
5. Books & Magazines. Rs.1,500 p.m.
6. Servant's Pay. Four servants; (on reimbursement basis subject to the maximum of Rs.3200 per month per servant).
7. Utility Charges. Actuals.
8. Entt. Allowance (A). Actuals
9. Telephone. Actuals.
10. Transport. Two Chauffeur driven cars with fuel for official and private use.
11. Club Membership. Three Clubs
12. Travel Facility. Un-limited travel facility for self and family in first class on confirmed basis.
13. Leave. 10 Casual Leave. For employees on  
12 Sick Leave deputation according to 30/35  
Privilege Leave. For employees on deputation according to entitlement of their parent Deptt  
Self and family members are entitled to free
14. Medical:

Indoor/Out -door in the Corporation's hospital or medical facilities at the hospitals approved by PIA; as per laid down rules of the Corporation.

Note:- The present Chairman is not availing any of these facilities.

ROA/Furnishing

4-9-1998.

Annexure-II

PERKS AND FRINGS BENEFITS FOR MANAGING DIRECTOR,PIAC

- |                                     |  |
|-------------------------------------|--|
| 1. Pay Scale.                       | (i) On deputation Pay is fixed in accordance with LPC in Management Grade-I  |
|                                     | (ii) On contract, Pay is fixed in Management Grade-I.  |
|                                     | (iii) For a PIA permanent employee as per applicable scale subject to the approval of the Federal Government in consultation with the Chairman, PIAC.  |
| 2. Res.Rental/<br>Accom. Allowance: | Not exceeding Rs.45,000 p.m. in case of hired/rental accommodation.<br>Not exceeding Rs.35,000 p.m. in case of occupying /living in own accommodation.<br>Annual expenditure for maintenance of the house not exceeding three months' rental or accommodation allowance. |
| 3. Furnishing.                      | Furnishing of the house upto maximum limit of Rs. one million including Airconditioners, Deep Freezer,Refrigerator,etc,etc.  |
| 4. Entt.Allowance                   | Rs.2,500 p.m.  |

(Non-Accountable)

5. Books & Magazines Rs.1,250 p.m.
6. Servant's Pay. Four servants;(on reimbursement basis subject to the maximum of Rs.3200 per servant).
7. Utility Charges. Actuals.
8. Entt.Allowance (A) Actuals.
9. Telephone. Actuals
10. Transport. Two Chauffeur driven cars with fuel for official and private use.
11. Club Membership. Two Clubs.
12. Travel Facility. Un-limited travel facility for self and family in first class on coirmed basis.
13. Leave  
10 Casual Leave For employees on  
12 Sick Leave. deputation according to  
30/35 Privilege Leave. entitlement of their parent  
Dept.
14. Medical. Self and family members are entitled to free In-door/Out-door in the Corporation's hospital or medical facilities at the hospitals approved by PIA; as per laid down rules of the Corporation.

ROA/Furnishin

4.9.1998.

Annexure-III

PERKS AND FRINGE BENEFITS- DIRECTORS

Sr.No.	Item	w.e.f.1.7.94
		Rs.
1.	Pay Scales	13800-620-17520
2.	Accommodation Allowance	22,000

Rental Ceiling.

3. Entt.Allowamnce (A)	2,700
4. Servant's Pay	5,000
5. Driver's pay	2,500
6. Car Maintenance	4,800
7. Fuel(in litres)	600
8. Books/Magazines	1,300
9. Club Membership	Two (Max.5 Lacs) w.e.f.1-1-96
10. Security arrangements at residence.	Cost of Elec.Alarm (Rs.15,000)
11. Telephone Calls.	900 units.
12. Furnshing Advance.	3 lacs.
13. Travel Facility	Less than 20 year. (Domestic).

- 100% one set on sublo basis for entitlement year.
- 95% unlimited tickets on sublo basis.
- 75% one set NST basis for each entitlement year.

INTERNATIONAL.

- 100% one set on sublo basis for each entitlement year.
- 75% rebated one set on sublo basis for each entitlement year.

20 YEARS AND ABOVE(Domestic)

- 100% one set on sublo basis for each entitlement year.
- 95% rebated unlimited tickets on sublo basis.
- 75% one set NST for each entitlement year.

INTERNATIONAL

- 100% one set on NST basis for each entitlement year.

- 95% rebated unlimited tickets on suble basis

CLASS OF ACCOMMODATION

- Club on domestic routes and First class on International routes for self and spouse only.

14. Leave

10 Casual Leave

12 Sick Leave.

30/35 Privilege Leave.

15. Medical

Self and family members are entitled to free In-door/Out -door in the Corporation's hospital or in the out-side hospitals approved by PIA, as per laid down rules of PIA.

Annexure-IV

PASSAGE ENTITLEMENT OF MEMBER/RETIRED MEMBER,PIAC BOARD

Passage Entitlement of Members,

PIAC Board

Besides free first class passages for self for attending meetings, a Board member and independent family is entitled to the followine facilities during a calendar year:

(a) 100% rebated first class round trip tickets (on confirmed basis) on any international scheduled service of PIA, for each family member.

(b) Eight round-trip first/economy class 50% rebated ticket (on confirmed basis) on any domestic scheduled service of the airline for the whole family.

( Authority: 132nd Board Meeting).

Passage Entitlement of Retired Members,

PIAC Board.

An Ex-Member PIAC Board is allowed annually 200% rebated first class(one each for self and spouse), non transferable tickets on confirmed basis on PIA routs, accumulative upto one year, for the same number of year as the individual's membership of the Board subject to a minimum of one and a maximum of five years. For determining the entitlement beyond the first completed year of Board Membership, period of upto six months is ignored whereas a period of over six months is accounted for one complete year.(Authority: 192nd Board Meeting).

EXTENT FROM THE MINUTES OF 190TH BOARD MEETING HELD  
ON 18 MARCH AND 1 APRIL, 1990

Item No.12

Privileges of Board Members

DECISION

54. Board authorized management to provide on request, hotel accommodation on actual basis and transport facility to Board members for attending Board Meetings or an official business in a city other than their place of residence.

**Mr. Chairman:** Any supplementary question? Yes, Iqbal Haider sahib

**Syed Iqbal Haider:** Supplementaries are, is that correct the reply is not complete as the pay scale of the Chairman and the Managing Director has not been disclosed and it is only stated that on deputation pay is fixed in accordance with LPC in Management Grade, No.1. We don't know what is that grade. And the

interesting thing is that for the ordinary directors they have chosen to disclose the amount of Rs. 13800/- for perks and benefits of directors. But for the Managing Director and Chairman the amounts have not been disclosed. In any case, sir, I do admire and commend the present Chairman for not drawing any facility at all and which is definitely commendable but does that mean that he does not draw a single facility or even free travel and cars and drivers because at the bottom of the reply, for the Chairman it is stated that the present Chairman is not availing any of these facilities. So, these are a few clarifications, I would like the honourable Chairman to answer.

Mr. Chairman: Yes, Chairman Sahib.

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Sir, basically the salary for the Chairman and the Managing Director is fixed by the Board of Directors in consultation with the Ministry of Defence. So, that is why we have given the basis for that pay scale and no fixed amount is given.

Syed Iqbal Haider: But would you please disclose that now what is the current amount being paid to the Managing Director?

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Sir, I don't have that figure.

Syed Iqbal Haider: But you might be having, it is such a big amount that nobody can afford to forget it.

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: It is not such a big amount. It is a very nominal amount.

جناب چیئرمین، تو یہ کب تک دے دیں گے۔

جناب شاہد خاقان عباسی، اگلی سنگ میں دے دوں گا۔ I will provide that in-

the next sitting.

جناب چیئرمین، جی جناب قائم علی شاہ۔

سید قائم علی شاہ، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چیئرمین پی آئی اے کے fringe

benefits لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی چیئرمین صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی، جناب میں کوئی fringe benefit نہیں لے رہا ہوں۔

I don't even have a PIA car at my disposal, neither here nor at Karachi. And sir, as far as travel is concerned only travel for business of PIA, I used that facility and that facility is available to me also in the capacity as Advisor to the Prime Minister. So, there is no extra facility that I am availing.

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جناب۔ جی جناب سیف اللہ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ، جناب item No.12 پر Managing Director کے

بارے میں لکھا ہے کہ unlimited travel facility for self and family in first class on

confirmed basis. اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں چیئرمین پی آئی اے سے کہ in case of

Parliamentarian یہ ہوتا ہے کہ family members صرف dependent can use the facility.

They are not dependent ہیں اور جو non-dependent ہیں وہ اس میں نہیں آ سکتے۔

entitled. تو کیا یہ جو facility ہے Managing Director sahib کی unlimited travel کی جو

Is it restricted only to him, his wife and dependent children or not? سہولت ہے

جناب چیئرمین۔ جی چیئرمین پی آئی اے۔

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Family is defined as upto two children and for female upto 27 years old and male upto 21 years old.

Mr. Chairman: After 21 years the children are not permitted.

یہ کہہ رہے ہیں کہ children above the age of 21 would not come under the definition of

family and also a female child above the age of 27.

Mr. Saifullah Khan Paracha: Is it different for Parliamentarians?

اگر بچہ 18 سال کا ہو اور وہ شادی شدہ ہو تو پھر کیا کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شادی شدہ ہونے سے تو وہ dependent رہتا ہے بلکہ اس سے تو اس کی dependence بڑھ جاتی ہے لیکن اگر اس کو نوکری وغیرہ مل جائے تو اور بات ہے۔

Next Question No. 75.

75. \* Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Defence be pleased to state the total amount as on 30th June, 1998 of the inter-corporate circular debt due and/or payable by or receivable by the Ministry or any of the companies and corporations owned or controlled by the Ministry separately indicating also the names of the debtors and creditors?

Minister Incharge for Defence: Pakistan International Airlines.--

Except for an amount of Rs. 1000 million owned to CAA by PIA, there is no other overdue debt payable by PIA to the Ministry or any of the Companies/Corporations owned/controlled by it. The amount of Rs. 1,000 million owned to CAA pertained to aeronautical charges etc. Which was in dispute because of non agreement regarding rates. The amount of Rs. 1000 million is to be settled in instalments.

The amount receivable by PIA from Agencies/Departments pertaining to the Ministry as one, 1998 for services rendered etc. is Rs. 155 million.

Karachi Shipyard and Engineering works Ltd. (KSEW). -The amount payable/receivable by KSEW as on 30th June, 1998 is as under:-

(a)	Payable	Rs. 38.549 M
(b)	Receivable	Rs. 9.827 M

Lists showing the names of creditors and debtors alongwith amount payable/receivable by KSEW upto 30th June,1998 are attached as Annexure " A "and 'B'.

Annexure-A

KARACHI SHIPYARD AND ENGINEERING WORKS LTD.

DETAILS OF SENATE STARRED QUESTION NO.75

Amount Payable to Govt/Semi-Govt.Organisations

		(Rs. in million)
S.No.	Institution	Balance as on 30-6-98
1.	Accounts Officer Telephone and Revenue.	-
2.	Controller of Naval Accounts.	0.018
3.	Excise and Taxation Officer.	0.899
4.	Karachi Port Trust.	0.116
5.	Karachi Electric Supply Corporation.	0.006
6.	Karachi Water and Sewarge Board.	-
7.	National Institute of Cardio Vascular Diseases.	0.664
8.	Port Qasim Authority.	0.019
9.	Pakistan Institute of Nuclear Services	-
10.	PCSIR Laboratory.	0.035
11.	Principal Office MMD.	0.006
12.	PNS Bahadur Printing Press.	0.001
13.	Radio Traffic Officer Central, Radio Office.	-
14.	Sui Southern Gas Co.Ltd.	0.002

15.	Employees Old Age Benefit Institution.	15.108
16.	National Insurance Corporation.	20.329
17.	State Life Insurance Corporation.	<u>1.346</u>
	Total:	38.549

Annexure-B

KARACHI SHIPYARD AND ENGINEERING WORKS LTD

DETAILS OF SENATE STARRED QUESTION NO.75

Amount Receivable from Govt/Semi-govt.Organisations

		(Rs.in million)
S.No.	Institution	Balance as on 30-6-98
1.	Director of Naval Construction Pak.Navy.	4.997
2.	Director General Procurement Army.	1.104
3.	Heavy Re-build Factory.	0.647
4.	Karachi Transport Corporation.	0.893
5.	Karachi Port Trust.	0.196
6.	Pakistan Steels.	1.040
7.	Pakistan Machines Tools Factory.	0.013
8.	Pak.Navy Dockyard.	0.263
9.	Pak.Arab Fertilizer.	0.050
10.	Pakistan Atomic Energy Commission.	0.180
11.	Sindh Sugar Corporation.	<u>0.444</u>
	Total:	9.827

Syed Iqbal Haider: Sir, my supplementaries are , No. 1 is that, there are other companies as well under the control of Defence Ministry which they have

not disclosed? May I ask whether Pakistan Machine Tool Factory is not a part of that and working under the Ministry of Defence or there are only two institutions PIA and Karachi Shipyard?

اس میں انہوں نے صرف دو کمپنیوں کا debt اور receivable position دی ہے۔ باقی کسی کمپنی کا نہیں دیا ہے تو میرا supplementary یہی ہے کہ Ministry of Defence کے under کوئی اور کمپنی نہیں ہے۔ اگر ہے تو پھر اس کے accounts کیوں نہیں دینے گئے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ پی آئی اے نے claim کیا ہے کہ ہزار ملین

they owe to Civil Aviation is it correct that there are no other outstanding amounts to WAPDA and PTCL or any other organization because you say that there is no other outstanding amount, which is not believable. These are my two questions.

Mr. Chairman: Yes, Chairman, PIA.

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Sir, basically the question was on the intercorporate circular debt and the answer only relates to that basic issue. Two corporations, the PIA and Karachi Shipyard have debt that they owe to other departments under the Ministry. As far as the PIA is concerned, this was the old dispute between PIA and Civil Aviation Authority where the CAA had a claim of worth over two billion Rupees on PIA and PIA only admitted to about 60 crore of that amount. During the last Government 30 crores was paid as adhoc payment to Civil Aviation by PIA. In June this year a meeting was held by the Secretary Defence and decided that the amount would be settled at one billion rupees which PIA owes to Civil Aviation Authority and that amount would be paid in instalments of 3 crores per month. One instalment has been paid and the others are pending and the basic way to resolve that issue is that we will be paying 30 million per month for the next 33 months or so and that will be resolved. The Karachi Shipyard

The Karachi Shipyard debt is a smaller amount and we hope to resolve that issue also.

سید تاج حیدر۔ پاکستان اس وقت اپنے کارگو کا صرف 7% اپنے جہازوں پر اٹھاتا ہے

and we are paying 1.8 billion yearly towards freight expenses to other shipping

companies کراچی شپ یارڈ اتنے نقصان میں جا رہا ہے۔ کیا حکومت کے پاس اس کی بہتری کے لئے کوئی سکیم ہے اور ہم نے ایک سکیم بنائی تھی جس میں پانچ جہاز کراچی شپ یارڈ میں بننے تھے کہ کراچی شپ یارڈ کے اندر وہ جہاز بنیں۔ National fleet تاکہ augment ہو اور اپنا مال ہم اپنے جہازوں پر اٹھا سکیں۔ حکومت نے وہ سکیم روک دی ہے۔ کیا ان کے پاس کوئی سکیم ایسی ہے جس کے اندر ایک طرف کراچی شپ یارڈ کو کام مل سکے اور دوسری طرف National Fleet augment ہو سکے۔

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Sir, the honourable Senator asked a very good question and I wish I would answer that but it does not relate to the issue under discussion here. So, if you allow him a fresh question, I think that issue can be answered.

جناب چیئرمین، جی احسان الحق پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ، جناب چیئرمین! میں چیئرمین پی آئی اے سے ایک ضمنی

سوال پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ پی آئی اے والے اپنے جہازوں کے لئے فیول پراڈکٹس کس کمپنی سے لیتے ہیں اور اس کے کتنے واجبات باقی ہیں۔ نمبر ۲ یہ ہے کہ اس وقت non availability of spare parts کی وجہ سے کتنے جہاز کراچی میں کھڑے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی، جی میں اس سوال کا جواب پہلے بھی دے چکا ہوں کہ

We don't owe any other amount کو کسی اور کو amount owe کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

amount to any other company under the Ministry. It only owed its amounts to

the Civil Aviation Authority. جو پراچہ صاحب نے سوال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ پہلا

جو انہوں نے ایشو اٹھایا ہے کہ جو جہاز ground میں تو وہ میں نے پہلے جواب دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین ، احسان صاحب ، اس کی تفصیل آئی ہے۔ یہ سوال نمبر ۱۷ میں دیکھ

لیں۔ اس کی تفصیل آگئی ہے۔ ایک سوال ان کا یہ تھا کہ آپ فیول کس کمپنی سے خریدتے ہیں۔

جناب شاہد خاقان عباسی ، جناب چیئرمین ! فیول کے بارے میں جو سوال ہے میں

اس پر آ رہا ہوں۔ پہلے پی آئی اے کو لوکل ریٹائری سے کافی مینگے داموں فیول خریدنا پڑتا تھا

جو کہ ورلڈ مارکیٹ پر اس سے relate نہیں کرتے تھے۔ ہمارا جو زیادہ فیول ہے وہ آج بھی PSO

سے آ رہا ہے لیکن اس کی جو پرائس ہے وہ اب linked ہے انٹرنیشنل مارکیٹ سے اور آج کافی

کم قیمت پر فیول لیا جا رہا ہے۔ پچھلے ایک سال کے اندر ہم نے کوشش کر کے یہ کیا ہے کہ کچھ

حصہ decrease in international fuel prices سے ہوا ہے۔ ہم نے تقریباً 1.5 بلین روپے کی

net saving کی ہے which can be showed on the record, we have achieved in PIA by

saving all fuel prices.

جناب چیئرمین ، آصف زرداری صاحب ، آپ سوال پوچھنا چاہ رہے تھے۔

Mr. Asif Ali Zardari: I would like to ask the question regarding the Cargo. He is, at the moment, negotiating deals with foreign companies to buy new planes. Is there a possibility for him to look into the fact that the Cargo that would be picked up in those days when larger planes would come into the fleet, what will be our capacity? And in that case how much more we would need to be able to facilitate all the Cargo on Pakistan International Airlines instead of letting them be carried by other private airlines as such and the fact that he is giving permission to other companies to land now. So many foreign companies have been more landing rights in Pakistan as such. Are they also allowed to carry the Cargo at the same time? Thank you.

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Sir, there are two issues that the honourable Senator has raised. The first issue is the new aircraft purchase, we

are only looking at passenger aircrafts right now and they have a very nominal cargo capacity which can be utilized to carry cargo on passenger flights. That will not increase the PIA's cargo capacity as it exists today. On the second question sir, PIA does not allow other airlines to come and carry cargo. It is the Ministry of Defence which allows that. Pakistan has had open sky cargo policy for the last seven years. Any company can come in to Pakistan and pick up cargo because PIA and other domestic airlines do not have that capacity, so this was allowed. Unfortunately, the yield out of Pakistan is very very low for cargo and even with fully depreciated air planes we were not able to sustain a very viable cargo operation. We are looking at leasing some capacity or going into a joint venture with other companies where they will provide air planes and we will provide the marketing effort for carrying the cargo. Hopefully that can work. It is a very complex business, the cargo business, there are very specialized companies which operate in this area and they are picking a substantial amount about 50% of the cargo out of Pakistan.

جناب چیئرمین ، شکریہ ، جی ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ بلوچستان میں کسی بھی ایئرپورٹ سے کیا یہ کارگو سروس شروع کریں گے تاکہ ہماری جو پیداوار سیب ہے -----

جناب چیئرمین ، یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کے کسی پوائنٹ سے کارگو سروس شروع کریں گے تاکہ ان کی جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہ خراب نہ ہوں۔

جناب شاہد خاقان عباسی ، جناب چیئرمین ، اس کی بڑی limited requirement ہوتی ہے۔ seasonal ضرورت ہے۔ ہماری بات حجت چل رہی ہے پیئیر آف کامرس سے ، امید ہے کہ اگلے سال وہاں سے شروع کی جائے گی۔

Mr. Chairman : Next Question No. 76. Iqbal Haider.

76. \*Syed Iqbal Haider : Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of citizens killed or injured in incidents of terrorism or by terrorists, murdered or injured in ordinary murder cases, and committed suicide during each month since January, 1998 in the divisions Karachi, Hyderabad, Islamabad, Rawalpindi, Lahore, Multan, Faisalabad, Sahiwal, Jhang, Peshawar and Quetta?

Ch. Shujaat Hussain: On the basis of information collected from Provincial Governments and Islamabad Administration, the requisite information upto May, 1998 is annexed.

Annex 'A'

Month	No. of persons killed/ injured in the incident of terrorism		No. of persons killed injured in ordinary cases.		No. of suicide
	-----	-----	-----	-----	
	Killed	Injured	Killed	Injured	
1	2	3	4	5	6
Karachi Division					
1/98	32	43	37	25	0
2/98	33	34	34	42	0
3/98	42	42	32	42	0
4/98	33	25	48	62	0
5/98	54	17	69	63	0
Hyderabad Division					
1/98	0	0	19	3	0
2/98	0	0	16	0	2

3/98	0	0	15	4	1
4/98	0	0	30	2	3
5/98	0	0	22	8	1
Islamabad					
1/98	0	0	9	8	0
2/98	0	0	8	4	0
3/98	0	0	9	10	0
4/98	0	0	4	7	1
5/98	0	0	9	5	2
Rawalpindi Division					
1/98	0	0	37	7	0
2/98	0	0	28	6	0
3/98	0	0	38	6	0
4/98	0	0	46	8	0
5/98	0	0	34	8	0
Lahore Division					
1/98	26	36	116	39	0
2/98	0	0	97	38	0
3/98	19	86	104	48	0
4/98	0	0	122	34	0
5/98	0	0	117	39	0
Multan Division					
1/98	1	3	38	10	0
2/98	0	0	47	2	0

3/98	7	2	58	12	0
4/98	0	0	54	13	0
5/98	0	0	71	15	0

Faisalabad Division

1/98	2	0	47	8	0
2/98	4	40	54	9	0
3/98	2	0	69	10	0
4/98	0	0	67	10	0
5/98	0	0	78	11	0

Sahiwal District

1/98	0	0	6	1	0
2/98	0	0	6	0	0
3/98	0	0	10	0	0
4/98	0	0	12	0	0
5/98	0	0	13	0	1

Jhang District

1/98	0	0	16	2	0
2/98	0	0	21	3	0
3/98	0	0	17	4	0
4/98	0	0	19	2	0
5/98	0	0	20	3	0

Peshawar Division

Nil position in respect of Peshawar Division.

Quetta Division

2/98	0	0	11	35	0
3/98	0	0	13	26	1
4/98	0	0	19	47	2
5/98	0	0	23	42	1

Mr. Chairman : Yes, supplementary question.

Syed Iqbal Haider : Sir , the Minister is absent.

Mr. Mushahid Hussain Syed: I will reply.

جناب چیئر مین : وہ جواب دیں گے جی۔

Syed Iqbal Haider: Sir, I do not know why there is this discrimination that whenever I ask any question, they never give complete reply then all of my questions are deferred. Now , I had asked the question that how many people have been killed by terrorists in Karachi from January till today. The reply is till May.

یعنی حکومت کی نالٹی کی انتہا ہے کہ اگست تک کا بھی دے دیتے تو میں کہتا کہ چلو ایک مہینے کی ان کے پاس figure نہیں ہیں۔ انسانوں کے قتل عام کا بھی یہ حساب کتاب نہیں رکھ سکتے پھر یہ حکومت کیسے کر رہے ہیں۔ یہ مشاہد صاحب زیادتی کی انتہا ہے۔ اب چوہدری شجاعت صاحب ہوتے تو میں ان سے بات کرتا کہ کتنے لوگوں کا خون ہو رہا ہے اور حکومت ان کی تعداد بتانے سے بھی اجتناب کر رہی ہے۔

جناب چیئر مین : یہ مئی تک دیا ہے بعد کا نہیں دیا گیا۔

جناب مشاہد حسین سید : دیا گیا ہے میں چیک کر لوں گا۔

Probably they are collecting the information from different government departments particularly from the provincial governments.

جناب چیئر مین : پھر کیا کیا جائے،

سید اقبال حیدر : اس کو ڈیفنر کر دیا جائے، چوہدری صاحب آجائیں پھر لیں گے لیکن اگر سیشن

ختم ہو جائے گا تو پھر it will remain alive یعنی اگر prorogue ہو گا تو It will remain alive.

Mr. Chairman : Next 77 Haji Javed Iqbal Abbasi.

یہ تو ڈیفنر ہو گیا ہے۔ یہ ڈیفنر ہو چکے ہیں۔ All these questions and answers are taken as read.

حاجی جاوید اقبال عباسی ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین ، پوائنٹ آف آرڈر بعد میں پہلے کام ختم کر دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ رضا ربانی صاحب نے بات کرنی تھی۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔ on the issue of " The Observer".

میاں رضا ربانی ، جناب اگر مشاہد صاحب بیٹھ جائیں تو پھر میں بات کروں۔

جناب مشاہد حسین سید ، جناب وہ آصف صاحب کے بارے میں خبر تھی۔

جناب چیئر مین ، کس کے بارے میں۔

جناب مشاہد حسین سید ، آصف زرداری کے بارے میں۔

جناب چیئر مین ، بہر حال رضا ربانی صاحب شروع کریں۔

Let us deal with other KHABAR. Raza Rabbani Sahib.

#### FURTHER DISCUSSION ON THE REPORT OF THE OBSERVER

Mian Raza Rabbani : Yes, Sir. One second sir. Mr. Chairman, I am grateful to you for giving the floor on this very important matter and the debate on this issue has been going on for the last two days and in the opening of the debate the Leader of the Opposition made a very comprehensive speech in which he pointed out the flaws, the contradictions and the actual facts which were substantiated by documents and at the end the leader of the Opposition raised certain, basic fundamental questions. Throughout the debate, we expected and more particularly so when the honourable Law Minister took the floor that a forthright reply from the Government would come with reference to the questions that had been raised. But unfortunately, throughout the course of the debate not a

forthright reply from the Government would come with reference to the questions that had been raised. But unfortunately, throughout the course of the debate not a single question that was raised by the Leader of the Opposition was answered by any one of the speakers. But then this is something which is not new. Because I will be coming to that a little later. Ten specific replies have been forthcoming from the Government beginning from the 29th till the recent one, on the 6th. But of those replies there is no categorical denial? And as I said I will come to those replies in a short while and I will show to you that neither it was their denial but the contradictions that are to be found in the ten various statements, how glaring they are and those contradictions themselves proved beyond a shadow of doubt the charges that are carried in the Observer report.

Mr. Chairman, very briefly, what are basically the charges that are made out. The charges that are made out against the Prime Minister of Pakistan in the report of the Observer are of a very serious nature. They are not charges that can be brushed aside. They are not charges that one can scuttle away by merely hammering away at the character of Rehman Malik and I will be coming to the character of Rehman Malik also not defending Rehman Malik but in drawing a parallel line that you cannot have your cake and eat it too, you cannot say that because the character of one of the author against the Prime Minister is such but yet regardless of the character, regardless of the charges against the Chairman of the Ehtesab Cell what he says is the gossple truth. If a yardstick is to be applied then the yardstick has to be applied evenly across the board. But we will come to that a little later, Sir.

Right now, the basic first charge that comes is that the Ittefaq Group of Companies grew at an astounding rate during the period 1990 to 1993 that is

first . Still in office where billion and billions of rupees were taken from banks and those were not returned. So, the first charge that flows from the Observer Reprint is that the Prime Minister of Pakistan is a tax defaulter. That the business house of the Prime Minister, that the family of the Prime Minister is a bank defaulter.

The second charge that comes that the Ittefaq Group of Companies which expanded at a rapid rate took these bank loans by the Prime Minister abusing his office, by the Prime Minister exerting undue pressure on financial institutions and I will be coming and I will show you documentary evidence wherein the case of Chaudhry Sugar Mills, how a loan was granted and how subsequently, the then Finance Minister, and I will give you that note of the Finance Minister a little later, how he benefitted that company but this is just one example. So, the second charge is misuse and abuse of power by the Prime Minister to further his ownself and his family and business houses interests? The next charge, charge No.3 that flows from the report of "the Observer" is that 8 million dollars were sent secretly by the Ittefaq Group, by the family of the Prime Minister abroad and then they were sent back into various fake accounts and I know they will take the shelter of the judgements but when I come to that part of my speech I will show to you as to how those judgements were obtained, under what circumstances and during what period of time those judgements were obtained by the Prime Minister and his family. So the most serious charge then comes about is the charge of money laundering, that the Prime Minister and his family indulged in money laundering . The next charge, sir, that flows from "the Observer" report is the purchase of property, the purchase of flats, flats on Park Lane, flats in the Mayfair District of London. How those flats were obtained I will

show to you. How through a complicated deal, involving frontman, involving off-shore companies that property was acquired and no disclosure of that property was made in any of the returns that were filed. Then sir, the charge that stems from that is the purchase of property abroad through unspecified funds and its concealment. The other charge sir, that flows from "the Observer" report is that it has traced transfers, Management of foreign accounts in Switzerland and other countries by the family through frontman, off-shore companies. The charge then stems is the maintenance of foreign accounts without their disclosure. Now, sir these were very serious allegations that "the Observer" levelled against the Prime Minister of Pakistan, now what happened, the story is published on 27th. One would have expected that there would have been a categorical denial and it has given in "The Observer" own story that the reporter of "the Observer" confronted the Prime Minister before printing the story that these are the charges and allegations against you on the steps of that very property in the Mayfair District of London on Park lane, he confronted the Prime Minister, the Prime Minister instead of turning around and saying that the charges are denied outrightly, that there is not an iota of truth and I categorically deny each and every specific charge, the Prime Minister in turn evades a total comment on the specific charges that I levelled and instead asks about the whereabouts of Mr. Rehman Malik. But this is not all. The second time, when the Prime Minister is in Pakistan at Lahore airport, he is again asked by the reporters and he says that I offer no comments. This is prior to the cock and bull story remarks of his. So on two specific occasions, one in Pakistan, in Lahore and one in London before the printing of this report, the Prime Minister was asked and the Prime Minister refused to make a comment. But now sir, let us go further and what do we have when we go further is a very very

interesting situation. We have total of 10, 1,2,3,4,5,6,7,8,9,10, ten rebuttals coming from the government. The first rebuttal comes from the honourable Minister for Information, Mr. Mushahid Hussain and he makes this rebuttal on 29th in a BBC interview. And what are the things that the honourable Minister raises? The first point that the Minister raises is that and he states categorically, and I have the press cuttings here with me, he states categorically, which is reported in the "Jang" , he categorically states that the Prime Minister and his family are going to follow legal proceedings against the newspaper in London. The second thing that the honourable Minister states is that it is absolutely incorrect, it is absolutely incorrect that this report has been sent to the President of Pakistan and that the President of Pakistan has received no such report. The very next day, the Presidency admits that it has received the report. The third thing which the honourable Minister says, which they are very proudly and subsequently drumming up, that the Prime Minister has voluntarily agreed to surrender some of his business houses to the banks in lieu of adjustments of outstanding loans. Now what does this entail? This entails No. 1, an admission that till that date on the records of those banks, the Prime Minister was a defaulter. The matter was under litigation. But nonetheless, he was being persecuted as a defaulter, though he was defending himself as not being a defaulter. But nonetheless, it is an admission of that fact. The honourable Minister for Law said that this is for the first time in Pakistan's history that such a thing has happened. But what the honourable Minister for Law failed to bring before this House is that even that commitment made by the Prime Minister has not been fulfilled and I would now rely upon sir, this report which has been published in the "Dawn" of the 17th in which it is said that three Ittefaq units are not handed over to the Lahore High Court Committee.

The Committee was forced to make an application before the Lahore High Court bench saying that for God's sake direct these three companies to hand over their assets to us so that we can carry out an evaluation of those assets. This is the state of the commitment that they are asking the nation to exalt him to the height because this is a thing that he has done for the first time in Pakistan's history that the commitment made to the nation, the commitment made before a court of law has not been ordered by the Prime Minister and that committee is forced to file an application before the bench of Lahore High Court asking for a direction. And there is no contradiction till date of this news item. And the court, they cannot be-- because the court then directed that committee to file the documents concerning the properties of those companies.

Then sir, reverting back to the reply. This was reply number one. The second reply came again on the 29th from Senator Saif ur Rehman, in the first reply also the honourable Information Minister did not specifically deny any of the charges that were made against the Prime Minister, the specific charges in the 'Observer Report'. Infact, when he went to visit the Press Council, there was a report which was published by the "DAWN" by 1-10-1998 'Observer's Report' minister visits U.K's Press Council, it gives a detailed expose of the minister's visit, his talks and it says, " but interestingly the Information Minister has not challenged the charges of corruption which have been levelled in the Report, but is trying to make out a case that it is an attempt to malign Pakistan. So even when he goes to U.N. Press Commission, he does not defend the charges of corruption against the Prime Minister". And I will come to their letter to the Press Commission but that is a little later.

Senator Saif ur Rehman, makes a statement on the 29th and in that

statement also Senator Saif ur Rehman does not at all deny any of the charges but all that he says is that this is a conspiracy by Benazir Bhutto and he attacks Rehman Malik and he says Benazir has gone and got this report published in.

"the Observer'. But he also does not have the courage to make a specific denial of the charges that are levelled in the 'Observer Report'. And then what do we have, again on the 29th, we have the press conference of the honourable Law Minister and of Khawaja Asif, Chairman Privatization Commission. And here is where the first contradiction comes in. The honourable minister for information says that, "Yes, Nawaz Sharif is going to the court, we are going to sue them in London," and the Law Minister says that, " No, we are still thinking about it and in any case even if we go to court, I am not going to be his advocate. There is someone else who is going to defend him in that and we are still thinking about it. No categorical decision has been taken". No categorical decision has been taken. What else does he say, the Information Minister says, "the report has not gone to the President", on that very day, the Information Minister says to the BBC, "the report has not gone to the President", on that very day Khalid Anwar and Khawaja Asif say that "yes, the Presidency has received the report". What else do they say? They admit, they admit that one flat in the Park lane, the most expensive areas in Central London or one of the most expensive area in Central London is owned by the Prime Minister. So, here for the first time, although, there is no specific denial but there is a specific admission to one of the charges in the report of " the Observer". And again, as I said there is no specific deny. Then sir, another statement, again on the 29th, and this statement is statement No.5 of the official spokesman, again the official spokesman makes no specific denial. There are specific charges which I have read out to you earlier, specific charges that I levelled against the Prime

Minister, but the official spokesman like his predecessors also makes no specific denial, he also hits out at Rehman Malik. The central focus is at Rehman Malik and why I am laying central focus myself on Rehman Malik, will be cleared to you in two minutes. The central focus there also is on Rehman Malik and even the official spokesman says that no report has been sent to the President of Pakistan. But then I think comes on the 6th statement, which is again issued on the same date, on the 29th. 6th statement on the same day, each having a contradiction and the biggest contradiction comes in this statement, the 6th statement, which is the statement of Mr. Hussain Nawaz, none other than the son of the Prime Minister, one of the occupants of the flats in London and what does he say, he also denies, he also denies what the honourable Minister for Information had said that we are going to court to sue. Khalid Anwar denies that and now the son denies it and he also says that, No, we are still thinking about it. We may not go to court." What does he further say, he admits that there are two flats, he says, "yes, we have two flats", but I think Mr. Khalid Anwar had gone to him by then and had told him to play a trick, use the word lease, lease when interpreted into urdu for the urdu press, and I can't give this credit to Mushahid because Mushahid was not here and I don't think he is as dubious as the Law Minister. So, he told him, play this trick on the people, use the word "lease",

جب وہ اس کو اردو میں translate کریں گے تو "کرایہ" ہوگا۔ اب کیا ہوگا کہ جی کرائے پر دو علیٹ ہیں۔ اور جناب lease اور lease hold پر یہاں پہلے بحث ہو چکی ہے اور آپ کو بھی پتہ ہے کہ لندن میں پرائیٹی کی lease کا کیا سلسلہ ہوتا ہے۔

Sir, there is an admission of two flats by the son and he also hits out at Rehman Malik Then sir, we have the Prime Minister , the 7th reply is by the Prime Minister and like, as I said that, twice earlier, once in Lahore, once in London he

refused to comment. The third time also when he talked about a cock and bull story, I don't know how much of the cock was there and how much of the bull was there but nonetheless when he talks about the cock and bull story again there is no specific denial. He also contradicts the honourable Information Minister and he says, "No, this is a trivial matter why should I go and sue 'the Observer' on this. Specific allegation," and I would just like to show him the mirror when the question of Surrey came, he went hoarse crying in the National Assembly, he went hoarse crying throughout the country that the best way to prove your innocence is to go to a court of law but why the application of double standard because that is what they are doing. Then sir, the eighth reply is the letter which is written to the UK Press Commission and what is the letter that is written to UK Press Commission. Sir, this is reported in, "the News" of 30-9-1998. An official of the Pakistan High Commission in Britain has written to the British Press Complaint's Commission against "the Observer" London story. Following "the Observer's" report "titled Pakistan's Plaza". Sir, it comes to nowhere, but does the three page letter questions, the substance of the corruption charges against Prime Minister Nawaz Sharif. Then sir, let us quickly skip over that after this there is a letter to, 'the Observer' itself and here is a copy of the letter which is published in 'the Observer' itself. All other charges which are there in that report except the substantive charges of corruption against the Prime Minister and his family are not denied even in the letter that is written by them as a reply by the High Commissioner of Pakistan to 'the Observer'. Even in that letter there is no specific denial of the charges of corruption that are levelled against the Prime Minister of Pakistan. Then sir, let us quickly skip over to the reply of Mr. Pasha. The reply of Mr. Pasha comes on 6-9-1998 and that is the 10th reply. Before I go on to the reply of Mr. Pasha, here I

would just pause for one minute sir and that cause is that throughout all these ten replies they have been hitting out at the character of Rehman Malik. I stand here not to defend Rehman Malik. The Law Minister said it is very necessary to see as to who is the person who is making the charges. It is very essential to see as to the antecedents of the person who has triggered charges. Then I ask a counter question that is in the charges that are being levelled against the Leader of the Opposition by the Chairman of the Ehtesab Cell, what are his antecedents?. You can not have two yardsticks. If Rehman Malik's charges have to be thrown out of the window because there is prosecution going on against him then on that very ground the charges which are being framed by Saif-ur-Rehman cannot stand because is it not a fact that Saif-ur-Rehman is a bank defaulter? And here I substantiate what I say by a list which is circulated by the State Bank of Pakistan as late as on March 31, 1998 in which at No. 12, REDCO is there as a bank defaulter. So is he not a bank defaulter? The man who is framing charges against the Leader of the Opposition, who is supposed to be the Chief of the Ehtesab Cell. On that very premise that charges have to be thrown out, he is a bank defaulter, he is a tax defaulter. He has failed to pay taxes.

There are references of corruption which have been filed by the Pakistan Peoples' Party which are pending before the Chief Ehtesab Commissioner and I will come to that also that to the Law Ministry, the Chief Ehtesab Commissioner has written two letters and this is reported in the "Dawn" of 14-9-98, that the Chief Ehtesab Commissioner has written two letters to the Law Ministry. In his letter dated the 20th of August and his second letter dated the 12th of September, saying "References against the Prime Minister, against Shahbaz Sharif, against Senator Saif-ur-Rehman and other leaders of the Pakistan Muslim League (N) are

pending with me, but I do not think it proper to send them to the Ehtesab Cell," and it is quoted here in the "Dawn" " because a person cannot be a judge in his own case. So give me the alternative", but the Law Ministry unfortunately is sleeping over that. This is the respect that they have and that day the Law Minister had audacity to say that we have appointed a retired judge of the Supreme Court to head the ehtesab process. This is the scamp respect they have for the ehtesab. Contempt they have for the judge of the Supreme Court that he has written to them twice and they have not even bothered to reply to him. If it is also not a fact that the brother of the Senator Saif-ur-Rehman was arrested on the night when the ban and when the freeze on the Foreign Currency Accounts came. Which was reported in the "Frontier Post" which was taken up on the floor of the Joint Sitting for plight of Capital and as a result of which the Director of FIA had to lose his job.

Is it also not a fact that independent businessmen, foreigners, government servants have levelled charges of torture against Mr. Saif-ur-Rehman for extracting statements? So if we are talking about the credentials of the person who makes a report, you can't have your cake and eat it too. You can't say that as far as Rehman Malik is concerned, these are the charges against him, this is his background, so therefore forget about it. As far as we are concerned it is all sugar and honey and let's proceed with it.

But then sir, coming back to the reply, sir I am conscious of the time and I will just make it very quick. Coming back to the reply of Haroon Pasha which came on 6-9-98. I think it was abundantly clear from the arguments that were advanced that day by the Law Minister, and I think to the utter disappointment of the Leader of the Opposition, the draft was drafted, the reply was drafted by the honourable

Law Minister. No matter how bad or how good but it was drafted by him. From his argument it was abundantly clear and he very cleverly tried to chop that reply with extracts of various judgements , bits and pieces and he loves to manipulate and he loves to play around like Plasticine with various judgements concealing certain portions speaking on the others like he was doing with my speech. In my speech, the remarks that I made were a tongue and cheek remark which he tried to portray in another manner but that is his style , he has been doing that over a long time. But one thing is abundantly clear, now I will just state the points sir, because I do not want to test your patience sir. But one thing is abundantly clear and it is a matter of fact that a majority of those judgements were obtained after Nawaz Sharif came back into power. It was obtained by an unholy alliance between the plaintiff and the prosecution which is evident from the reply at Charge No.5 in paragraph 2, the judgement which he has quoted in which the court has observed that the Deputy Attorney General did not show us any of the evidence.

So what I am saying is substantiated and is it not intact that those courts which were pursuing cases of default against him, should all of a sudden , now want to make a settlement after his coming into power.

Then sir, let us go a little further, he has said that the House of the Prime Minister is not a defaulter. Pasha says that the house of the Prime Minister is not a defaulter and here sir is the report, official report of the State Bank of Pakistan which is for the quarter ended March 30th, 1998 and at Sr.No.4 is Ittefaq Foundaries which is a defaulter to the extent of 2 billion rupees, defaulter to the extent of two billion rupees. This is the State Bank Report of 30th March, 1998.

Then sir, they were talking about that there has been no pressure and I have made reference to that earlier, here I would very quickly show to you how

the pressure was exerted that in the case of Chaudhry Sugur Mills, a loan for 4.95 crores was applied for, from 4.4.1993, the loan was approved from all the branches starting from the bottom going up to the top and two separate cheques were issued on that very day by Mehran Bank for a loan of 4.95 crores of rupees. This was done all in the span of one day and then subsequently here is the minute on the file and this is dated 20-6-1993, where the Finance Minister gives his approval asking the State Bank of Pakistan not to put any penalties on Mehran Bank for their liquid for not being able to maintain their liquidity. This is being done, here is minute. Here is minute, you can question it for the minute is there and it is in the writing of the minute. Then sir, let us go further.

جناب چیئرمین، ٹائم ذرا دیکھ لیں سوا بارہ اذان ہو جائے گی۔

میاں رضا ربانی، صرف دو منٹ جناب۔

جناب چیئرمین، ساری باتیں ہو گئی ہیں۔ اعتراض صاحب نے بڑی تفصیل سے cover

کیں۔ I think اب کافی ہو گیا۔

میاں رضا ربانی، ہر بات اس میں تھی ہے جناب۔

جناب چیئرمین، لیکن دکھیں ناں ٹائم۔ I think let us hear the othr side also.

میاں رضا ربانی، جناب صرف ایک منٹ۔ Just one minute. I will take one minute.

Sir, the other thing is that in the forms that were submitted, there was no mention by the Prime Minister of a Helicopter that he owned. Here is the official record of the Civil Aviation. Here is also the letter of the person who has sold the helicopter and the name of the owner is Muhammad Nawaz Sharif.

Then sir, I will just take another one minute. Then the Prime Minister, the amount of income tax that he has shown. You would recall, in one of the funds that

he announced, he made an announcement of giving one crore rupees, from where has that one crore of rupees come?

Now Sir, finally, I would just like to state that apart from the questions that have been asked by the honourable Leader of the Opposition and which have not got a reply I would be very brief because I wanted to talk in details about the deal and the manner in which the deal for flats was transacted.

Sir, I have two or three questions in addition to the questions of the Leader of the Opposition and I will just put up those and then I will sit down.

Sir, the first one is that the Prime Minister must explain the nature of the relationship he and his family have with the following Offshore companies which are being administered in his, their names from Switzerland:

1. M/s. Shamrok Consulting Cooperation.
2. M/s. Nelson Enterprises Ltd.
3. M/s Nescol Ltd.

The Prime Minister must also explain the nature of his and his family's relationship in business terms with the following :

Mr. Urs Peckers, Mr. Hans Rudal Wenwegvller, Mr. Javed Kiani, Mr. Sheikh Saeed Ahmed.

The Prime Minister must also explain the linkage between himself, the flats, the Offshore companies and these two froumen who are managing these flats for and on his behalf.

In the end Sir, I would once again, reiterate that the questions that have been raised by the honourable Leader of the Opposition and the glaring contradictions that have come from them and what were his questions. No.1.

*(interruption)*

Mr. Chairman: They have come. Yes, please Mushahid Hussain Sahib.

*(interruption)*

Mr. Chairman: Please Bilour Sahib, after this.

Mr. Ilyas Ahmed Bilour : It can't be.

Mr. Chairman : If it can't be, then we will do it after this if there would be time. I can sit for you after the Prayers. That I can do for you. Yes, please.

Mr. Mushahid Hussain Syed: Thank you very much, Sir. I have a very little time and I will try to be very brief. Sir, I would like to focus on three specific areas which have been mentioned by the honourable Deputy Leader of the Opposition, my good friend Mr. Raza Rabbani and I would be very specific on those comments.

First is the question about the term of specific charges relating to the business aspects of the story carried by, ' the Observer' and which has been responded to.

The second one is that as to what has been a basic complaint regarding the stories in, ' the Observer' and third we have been accused of double standards by our friends in the Pakistan Peoples Party because this has arisen when they were in the office, there was a similar story and how the Government responded to, I would like to respond to those three elements.

As far as specific charges are concerned, they pertain to the business side of Mr. Nawaz Sharif's family which have been responded to in concrete specific detail on 5th of October against the list of cahrges by the General Manager

of the Ittefaq Group and those were 8 specific charges, he has mentioned that Sharif abused his position by securing billions of rupees loans from different public sector companies which were never repaid and then it is Nawaz Sharif who is one of the richest men in the country, these are the charges which have been enlisted and they have been responded to. These charges are very clear, they are very specific and there is a response, contained to each one of them in the response given by Mr. Haroon Pasha on 5th of October, a copy of which I would like to place before the Senate for the record and a copy of which I would like to give to our friends in the Opposition for their perusal. These are very specific, even this question of 8 million dollars secretly sent by Offshore Companies within the Ittefaq Group and then returned to Sharif family members and friends and so forth, Sharif's benefit from the use of luxury flats and so forth all the charges are enlisted and responded to in specific concrete manner, responded to by the person who is responsible for responding to these things, namely, the General Manager of the Ittefaq Group. The second aspect is the so-called contradictions and what we have responded to that. Unlike the Pakistan's Peoples Party when they were in office, our response was swift, it came to the point and we were not defensive on that. We went to the different organizations and institutions in England to respond to that. Our basic criticism was very clear, No.1 we said that they themselves have claimed that unlike the Surrey Story which have been published in Sunday Express, which was based entirely on the investigation of the newspaper, the independent investigation of the newspaper. This story which have been published is based entirely and exclusively on a what they claim, a police report seen by 'The Observer'. They say that these are the allegations which are claimed in a police report and seen by 'The Observer', they have not made any

independent investigation. So there is qualitative difference, so this was a first criticism that unlike any independent investigation carried out by the newspaper, what was published in, 'the Observer' that based entirely and exclusively on a so-called report which was not an official report and which was prepared ipso facto by a person of dubious origin in terms of his credentials and he had a motive to fabricate because this so-called report was never there in three years of the government which had been investigating Prime Minister Nawaz Sharif and his family's 160 cases. So this is very clear and then they also said that this person himself was absconder from law and fugitive from justice in Pakistan. So it was not an independent investigation of the newspaper, it was based entirely and exclusively on a so-called report prepared ipso facto after the government of People's Party has ceased to exist and almost two years after that when this person who is himself an absconder from law and fugitive from justice. He has a motive to fabricate because there are charges against him pending in a Pakistani court of law.

If they are willing to accept these allegations by this source which has been motivated politically and for their personal reasons, it is like saying that all what Mr. Masood Mehmood said about Zulfiqar Ali Bhutto on which basis he was hung, was correct because it is important to identify what is the source and veracity of the evidence, there is no independent evidence, there is no independent investigation by the newspaper. Very clearly, it is entirely a so-called report, it is not even an official report. FIA has denied that report as this person absconded from Pakistan, he is fugitive from justice, so he prepared this document which is not an official report. So this is very very clear and if that reason is the basis of accepting this evidence then we should accept that what Mr. Mehmood said about Zulfiqar Bhutto, was also correct because there is an important element

that what is the source? So that is the basic thing. How did we respond to that unless ---, who did not go to the newspaper when it published a certain story, who did not go to Press Complaint Commission, who did not even go to any institution? On 28th of September I happened to be in London on my way back from USA, after completing my visit to New York and Washington alongwith the Prime Minister who had gone to New York, I gave an interview to the BBC, World television BBC Urdu service, BBC World Service where I clearly and categorically debunked the charges and I made a distinction because I said the facts regarding the charges on specific financial aspects would be dealt with by the person responsible for the the Ittefaq Group business side Mr. Haroon Pasha who duly did so on 5th of October. I basically said that these charges are malafide in terms of timing. They have a certain intent and that they are based entirely and exclusively on one person's so-called report which, in any case, is not corroborated with the any evidence. This was the basic thing. Secondly, I had said then and this is a consistent refrain in all the government statements that there is no official report. and I said on 28th that there is no official report sent to the President. A day later it was stated in Islamabad that some documents had been submitted and received by the Presidency a day later. But when I made the statement in London, and I still say that, and this is what has been stated by our side that they did not have any official report. Secondly, we went to the Press Complaint's Commission, and this is the first time any government here has gone to the PCC. The PCC is an independent state body, which has moral standing there which cannot carry out any legal thing because we felt that first we should go to "the Observer", the newspaper which has published, then to the institution responsible for that and then finally to the court of law, if our complaint, our

grievance is not redressed.

I have with me a copy of the Code of Practice and I said there were three violations taken place by " the Observer" when they published that story. No.1. The code of Practice in the 1st Clause, which pertains to the accuracy in reporting, and in its 1st paragraph it is mentioned that the reports should be based on factual accuracy. I said, "This has been violated" and in this three page letter which was sent by our High Commission, the violations are stipulated in terms of factual accuracy. Because any report, any news story, any allegation, has to be factually accurate and already if there is a listing of factual inaccuracies that means it casts aspersions on the authenticity of the report. So that was the first point. The second one was that there was not a difference made between fair comment and conjecture and there was a lot of conjecture in the report pertaining to a larger political situation and this was the consistent pattern in "the Observer". Because previously they had stories in the British Press talking of a Pakistani nuclear scientist missing. Soon after nuclear tests there had been a campaign against Pakistan and we felt that there was malice involved and it was part of the campaign. And the third one was that we had not been given the right of reply. So there were three specific things. So unlike how the Peoples Party responded when they were in government, our response is very clear. We went to the newspaper, they have carried our letter. Then we went to the PCC and it was stated that if our complaint is not redressed we reserve the right to go to a court of law and this is what I had said in my interview to BBC. And this is what has been reiterated also by the General Manager of the Ittefaq Group on 5th of October that this is our point of view. He is going to London with all the documents, all the charges and if there is no response either by the PCC or by " the Observer", if they do not

redress that then we reserve the right to go to the court of law.

So there has been specific pattern, there has been no inconsistency in our reporting or in our statements because this is very systematic and clear that we will go to the court of law if our complaint is not redressed. We went to the Press Complaints Commission. So there is a qualitative difference. There are no double standards involved in that. As far as charges are specifically concerned these have been addressed to. There are new fresh questions being asked, three of them, I think, I will refer these questions to the concerned business person of Mr. Nawaz Sharif's family enterprises and they will be responded to. But, however, on a larger question I just want to mention that, there has been a pattern where Pakistan is being maligned, soon after the nuclear tests. And this is the third successive story which has been carried by the British Press. The first one; that Pakistan is about to attack India. That was false. Then, that our nuclear scientist had defected and there was a dangerous conflagration taking place. That was also denied and that was also false. And the third one was that something is going to happen in Pakistan and they even talked of political destabilization and even the survival of the State of Pakistan was threatened in the stories of, "the Observer". There were two sub stories which came in September. This was the second one and we took exception to all the three stories. So our response has been very consistent and very clear and our basic line of argument on that has been that if you are relying on one source which is of dubious origin, who has a motive to fabricate and who has not even had an official position in the government of Pakistan and who has prepared a so-called document two years after his leaving office, on facing corruption charges which were given by the care-taker government and which we have pursued. So, that leaves a lot of doubt as to the veracity of the story. And as

I mentioned before, it is like saying that whatever allegations were made by Mr. Masood Mehmood against Bhutto on which he was hung over night, it is accepting the same thing. And Mr. Malik's case is the same because he is an absconder from law and a fugitive from justice. And that has been the basic perspective and on the other issue unlike the Peoples Party Government who issued only statements, we took concrete action, going to the newspaper, going to the Press Complaints Commission and which is going to incidently hold hearing on this issue, and also saying that if a complaint is not redressed by the institution responsible for wrong coverage in the newspaper then we will go to the court of law and that has already been reaffirmed by Mr. Haroon Pasha on 5th of October. Thank you very much.

جناب چیئرمین - جی ایس بلور صاحب -

جناب ایس احمد بلور - جناب والا! constitution کی violation completely ہو رہی ہے اور پنجاب گورنمنٹ کر رہی ہے - یہاں ہمارے سابق فنانس منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ جناب 115 میں inter-provincial trade جو ہے اس میں یہاں تک لکھا ہے کہ اس کا Article 3(a) says, Provincial Assembly or the provincial government shall not have power to," جناب میں میاں شہباز شریف جو بھی چاہتا ہے وہ کرتا ہے - کوئی پوچھنے والا نہیں ہے - Constitution is being violated sir. سرحد میں ہمارے بھوٹے صوبے میں اجازت نہیں ہے میدہ اور سوچی اور ٹائن نکالنے کی - یہاں تو انہوں نے پابندی لگا دی - اپنے آپ پر he cannot hold it sir. یا تو کہیں کہ ان چیزوں کو گورنمنٹ نہیں مانتی ہے یہ ظلم ہے اور وہاں ہماری قسمتی کہ ہماری so-called business friendly government کہتی ہے کہ اگر بیکری انڈسٹری بند ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے ، کون سی قیامت آ جائے گی - اس وقت میں آپ کو جٹوں کہ ہری پور میں ، حطار میں تین ایسی انڈسٹریز ہیں جو multinational لگی ہیں جن کا collaboration with Europe and

Denmark ہے ' وہ بند پڑی ہیں - سارے سرحد میں جو سیکری انڈسٹری ہے وہ بند پڑی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ کون سی قیامت آئے گی - جناب میں کہتا ہوں کہ اتنی خلاف ورزی قانون کی ہو رہی ہے - خدا کے لئے یہ ہمارے سابقہ فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ' یہ GDP کا نقصان ہے ' ہماری GDP تباہ ہو رہی ہے - جناب ہمارا ملک تباہ ہو رہا ہے ' انڈسٹریز بند ہو رہی ہیں اور بے روزگاری ہو رہی ہے اور یہ ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے کہ جی میں یہ نہیں چھوڑتا ' میں وہ نہیں چھوڑتا - یہ کہاں کی شرافت ہے - آخر قانون بھی کوئی چیز ہے ' آئین ہے -

جناب چیئرمین - اگر constitution کی violation ہو رہی ہے تو عدالت میں کیوں نہیں جاتے آپ -

جناب الیاس بلور - جناب عدالت میں ---- میں تو یہ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور ہونا یہ چاہتیے کہ منسٹر صاحبان بیٹھیں ' ان کو بتائیں کہ یہ اتنا علم کیوں ہو رہا ہے -

Mr. Chairman: You have an eminent Counsel Ch. Aitzaz Ahsan.

جناب مسرتاج عزیز - جناب چیئرمین! فاضل ممبر کو معلوم ہے کہ یہ پابندی پچھلے سال گئی تھی کیونکہ جتنی گندم یا آنا سرحد جا رہا تھا وہ افغانستان سمگل ہو رہا تھا اور یہاں پر shortage ہو گئی تھی بہت سخت - اس کے بدلے پھر پنجاب گورنمنٹ نے کچھ تھیلے آنے کے supply کرنے شروع کیے in addition to their normal quota. اب مجھے نہیں معلوم ' کیونکہ دو مہینے پہلے یہ بات سنی تھی کہ فوڈ اینڈ ایگریکلچر نے سرحد گورنمنٹ کا کوڈ بڑھا دیا ہے کہ جتنی گندم چاہتیے ہم آپ کو اپنے سٹاک سے دیں گے - ان کا سٹاک کافی ہے تو اس پر چاہتیے کہ فرنٹیر گورنمنٹ خود جو میدہ وغیرہ نکالنے کی پابندی ہے وہ ہٹانے اور یہاں اتنی گندم ہے وہ لے لے - So to that extent it can be sorted out. لیکن بہتر یہ ہے کہ اس پر کال ایمنٹس یا ایڈجرنٹ موشن دے دیں تو متعلقہ وزیر ---

جناب چیئرمین - اعتراز احسن صاحب! ٹائم کم ہے - اب ہوگئی بات ہی اعتراز احسن صاحب -

چوہدری اعتراز احسن - میں صرف ایک جملہ عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ بحث چلی ہے ' تین دن چلتی رہی ہے - میں نے پہلے دن پانچ سوال اٹھائے تھے ' حکومت کی جانب سے ایک کا جواب نہیں آیا ہے - بڑے simple سوال تھے اور 'yes or no' میں ان کا جواب ہو سکتا تھا - میں

ریکارڈ کے لئے عرض کرنا چاہ رہا ہوں، ان پانچوں سواؤں سے لائنڈ تو بالکل avoid کر گئے، اب conclusion میں بھی کوئی ان کا جواب نہیں جس سے لگتا ہے کہ فٹ پٹس ماڈل ٹاؤن اور رائے ونڈ سے چلتے ہیں اور سیدھا پارک لین جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ پہلے عبدالرؤف صاحب۔

ملک عبدالرؤف۔ بڑی مہربانی جناب! گزارش یہ ہے کہ جس طرح ایس بلور

صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے وزراء صاحبان زبانی جمع خرچ کر رہے ہیں۔ آٹا اور آٹے سے بنی ہوئی چیزیں ہیں، میدہ، سوچی وغیرہ، سرحد کو انہوں نے آج ایک سال سے بالکل بند کی ہوئی ہیں۔ اتنی مشکل ہو رہی ہے صوبہ سرحد بھی اسی پاکستان کا حصہ ہے اور پنجاب سے گندم کی پابندی ختم کریں۔ یہ کوئی قانون نہیں ہے کہ پاکستان کے اندر کسی چیز کی movement پر پابندی ہو۔ یہ قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور اپنے آپ خود فیصد کر رہے ہیں۔ جناب والا! پنجاب میں ایک سو اسی فیصد فی ایک انہوں نے ریٹ کم کر دیا ہے اور جب یہاں پر بات کی گئی تو یہ کہتے ہیں کہ صوبائی حکومت نے اپنے sources پر سب سٹی دی ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ پورے پاکستان کو سنٹرل حکومت کنٹرول کرتی ہے۔ پاکستان کے چار صوبے ہیں۔ حکومت کو سب کی طرف دیکھنا چاہیے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ پنجاب میں ایک سو روپیہ بوری کم ہے اور یہاں زیادہ ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت کو یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے پنجاب سے صوبہ سرحد کو گندم اور گندم سے بننے والی چیزوں پر پابندی ختم کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ حاجی جاوید اقبال عباسی۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! میں مختصر سی بات کروں گا۔ میں نے دو

توجہ دلاؤ نوٹس بھیجے تھے۔

جناب چیئرمین۔ وہ میں انشاء اللہ دیکھوں گا۔ آج وقت نہیں ہے۔ آج نہیں ہو

سکتا۔ میں اس کو اگلے اجلاس کے لئے رکھ چھوڑوں گا۔ جی صوبیدار خان مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب والا! بہت بہت شکریہ۔ میں صرف یہ

گزارش کروں گا کہ پیپلز پارٹی کی طرف سے لیڈر آف دی اپوزیشن نے ابھی پھر وہی حربہ استعمال

کیا ہے اور ہمارے لوگوں اور وزیر قانون نے صحیح بات کر کے with the figures, to the point، جواب دے دیا ہے۔ اگر جناب وہ نہ مانتیں تو ان کی مرضی۔ صرف اس لئے کہ ہم نہیں مانتے۔ ہمیں صحیح جواب نہیں ملا۔ حالانکہ ہر ایک بات پر 'ہر ایک چیز پر کھلی بحث ہوئی' کھلا جوت دیا ہے، اگر وہ کھڑے ہو کر کہیں کہ ہم نہیں مانتے ہیں، پریس کے لئے یہ بات چلتی رہے۔ اس پر میں اعتراض کرتا ہوں۔

(مداخت)

جناب چیئرمین۔ نہ آپ کے کہنے سے نہ ان کے کہنے سے چلے گی۔ او کے۔ جناب

اسماعیل بیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بیدی۔ جناب والا! وزیر صاحب نہیں ہیں۔ ہم نے پچھلے دنوں ایک میٹنگ پی آئی اے کے چیئرمین کے ساتھ کی تھی تو انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ مکران سے کراچی اور کوئٹہ کے کرایے نہیں بڑھانے جائیں گے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اگر کوئی کراچی سے کوئٹہ سفر کرے تو وہ دس دن تک ہسپتال کا مہمان بن جاتا ہے۔ ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ پی آئی اے کے اتے کرایے بڑھا دیئے ہیں کہ غریب لوگ سفر نہیں کر سکتے۔ ایک تو میرا یہ پوائنٹ ہے کہ اس پر فوراً نوٹس لیں۔ یہاں ہمارے ڈگری کالج تربت کے طلبا گیلدی میں بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے پورے مکران میں جلوس بھی نکالا تھا کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے پچھلے دنوں وزیر خارجہ سے سوال کیا تھا کہ ہمارے جو پوری دنیا میں سہارخانے ہیں، ان میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے نام بتائے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں آپ کو لسٹ فراہم کروں گا۔ میں نے کہا تھا کہ جو آپ نے 11 آفسیسر show کئے ہیں ان میں مشکل سے دو تین بلوچستان کے ہوں گے لیکن وہاں کوئی سفیر یا فرسٹ سیکریٹری یا چوکیدار یا ڈرائیور تک بھی بلوچستان سے نہیں ہے۔ مظہ اور دوہٹی میں بلوچوں کی اکثریت ہے۔ وہاں تو باقاعدہ ایک بھی بلوچ سہارکاروں میں سے نہیں ہے۔ وزیر صاحب نے ابھی تک وہ لسٹ مجھے نہیں دی ہے لہذا وہ لسٹ مجھے دی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی ان کو وہ لسٹ دے دیں۔ سینٹ سیکرٹریٹ والے مہربانی

کریں کہ وہ لسٹ ڈاکٹر اسماعیل بیدی صاحب کو پہنچا دیں۔

جناب سمرتاج حزرین۔ جناب والا! میں نے اگلے دن ہی وہ لٹ بھیج دی تھی۔

جناب چیئر مین۔ جی عبدالحئی بلوچ۔ بالکل مختصر بات کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں بالکل مختصر بات کروں گا۔ جناب والا! جیسے صوبہ سرحد میں طے کی بات ہوئی ہے، گندم اور آٹے کی بات ہوئی ہے، یہی صورتحال ہمارے بلوچستان کے ساتھ ہے۔ میں ان کو صرف اتنا عرض کروں گا کہ سب کے ساتھ ایک سلوک یا رویہ ہونا چاہیے۔ اب پنجاب میں آنا سستا ہے اور بلوچستان اور صوبہ سرحد میں آنا مہنگا ہے۔ یہ چیز ہماری سمجھ سے بالا تر ہے لیکن یہ ایک اصولی بات ہے۔ ہمیں پہلے ہی بہت احساس محرومیت ہے۔ آپ کیا پیغام دیتے ہیں۔ آٹے کی سرکٹنگ کو بند کریں۔

جناب چیئر مین۔ ٹھیک ہے۔ بات ہو گئی ہے۔ اب وقت تھوڑا ہے۔ جی رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I believe you are proroguing the House, but before you do that I would like to bring to your notice that the combined Opposition had moved a privilege motion against the Minister for Parliamentary Affairs and that has been further compounded today because the Government is not only violating the Constitution but it is also committing contempt of the Senate. It is on the Order of the Day of the National Assembly that five bills which are alleged to have been transmitted to the Senate have not been passed by the Senate and they have sought for a joint session to be called so that those bills can be taken up. I would request you, we will be requisitioning a Session of the Senate specifically on the issue that the Government is bypassing the Senate, the Government is deliberately degrading the Senate. The Government is violating the Constitution. So, I would request that the privilege motion be kept alive and be taken up in the next session.

جناب چیئر مین، آپ نے formally دے دیا ہوا ہے۔

میاں رضا ربانی: جناب وہ formally دے دیا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: O.K. Then it will be kept alive. Now, anything else.

No. So, I will read the prorogation order.

In exercise of powers conferred by Article 54 (3) read with Article 61 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on Friday, the 9th October, 1998.

Sd/-

( Wasim Sajjad )

Chairman

-----  
[The House then prorogued sine die.]  
-----